روزنامہ
وطن
WATTAN
The Urdu Daily
بڈگام

منگلوار
06 اگست 2024

TUESDAY
06-AUGUST-2024

جوکووچ کو سالوں کی صبر کا پھل مل گیا صفحہ 08

وقار یونس بھائی مایوس نہ کرنا صفحہ 08

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 173 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 173 ■ جلد: 14 ■

دفعہ 370 کی منسوخی ترقی اور خوشحالی کے ایک نئے دور کا آغاز تھا

لوگوں کے خواہشات پورا کریں گے

ہم چاہتے تھے کہ فیصلہ جب بھی لیا جائے مسلط کرنے کے بجائے لوگوں کی رضامندی ہو

سرینگر/05اگست//

آرٹیکل 370 اور آرٹیکل 35(A) کی منسوخی کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر، وزیراعظم نریندر مودی نے پیر کو اس قدم کو ملک کی تاریخ کا ایک اہم لمحہ قرار دیا، جس سے جموں وکشمیر اور لداخ میں ترقی اور خوشحالی کے ایک نئے دور کا

آغاز ہو رہا ہے۔ مفلسی کا قریب قریب خاتمہ ہوا ہے۔ لوگ بے خوف کہیں بھی آجا سکتے ہیں اور نوجوانوں کے خواب پورے ہو رہے ہیں۔ پی ایم مودی نے کہا کہ میں کسانوں، نوجوانوں، خواتین کو سلام کرتا ہوں۔ یہ وہ طاقت ہے جس کی بدولت ایک نیا جموں وکشمیر ممکن ہوا ہے۔ یہ وہ طاقت ہے جس.....101

چیلنجوں کو شکست دینے کیلئے جدید آلات کی ضرورت

مسلح افواج کو ملک کو درپیش تمام چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کیلئے صلاحیتوں کو فروغ دینے کی ضرورت

سرینگر/05اگست//

چیف آف ڈیفنس سٹاف نے کہا ہے کہ آج دنیا میں حرب وضرب کے لحاظ سے بڑی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور بھارت کو بھی کئی چلینجوں کا سامنا ہے جس کیلئے جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ آگے چلنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ صلاحیتیں ایک بہت بڑی قیمت پر آتی ہیں جو دوسرے اخراجات کے ساتھ متوازن ہونا ضروری ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس)

جنرل انیل چوہان نے پیر کو دہلی کے مانیک شا سینٹر میں مسلح افواج کے لیے اعلی سطح کی سہ فریقی مالیاتی کانفرنس کی صدارت کی۔ کانفرنس کا مقصد مسلح افواج کے مالی معاملات میں ہم آہنگی اور ہم آہنگی کو بڑھانا تھا اور اس میں وزارت دفاع، وزارت خزانہ، کنٹرولر جنرل آف ڈیفنس اکاؤنٹس، خدمات کے مربوط مالیاتی.....102

سنگم میں غرقآب ہوئے نوجوان کی نعش برآمد

پانچھ چوک میں جہلم سے پانپور کے شہری کی لاش ملی

سرینگر/05اگست//

جنوبی قصبہ سنگم کے سنگم مقام پر دریائے جہلم میں غرقآب ہوئے ریاسی کے نوجوان کی نعش برآمد کرلی گئی ہے جبکہ پانتھ چوک کے مقام پر جہلم سے ایک شہری کی نعش برآمد کرلی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق سنگم اننت ناگ کے سنگم علاقے میں اتوار کو نہانے کے دوران ریاسی جموں سے تعلق رکھنے والا نوجوان غرقآب ہوگیا تھا جس کی نعش سوموار کے دوپہر جہلم سے برآمد کرلی گئی ہے۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس، پولیس اور مقامی انتظامیہ کی طرف...105

رام بن جنگلی علاقہ میں خونخوار ریچھ کا حملہ

شہری لقمہ اجل دوسرا شدید زخمی وائلڈ لائف ٹیمیں متحرک

سرینگر/05اگست//

جموں کے رام بن کے مضافات میں خونخوار ریچھ نے ایک شہری پر حملہ کرکے اس کو موت کی آغوش میں پہنچادیا جبکہ دوسرا زخمی ہوگیا۔ سی این آئی کے مطابق جموں کے رام بن ضلع میں ایک خونخوار ریچھ نے شہری پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہ لقمہ اجل بن گیا جبکہ دوسرا شہری زخمی ہوگیا۔ عینی شاہدین کے مطابق رام بن کے اکھرال پوگل پارستان کے بالائی علاقوں میں ریچھ کے حملے میں ایک شخص کی موت ہوگئی جبکہ دوسرا زخمی ہوگیا۔ وائلڈ لائف کے رینج آفیسر حسم سنگھ نے بتایا کہ یہ دونوں افراد جنگل کے علاقے میں اپنے....106

ہندوستانی فضائیہ کی طاقت میں ہوگا اضافہ

استر مارک۔1 میزائیلوں کے پروڈکشن کو منظوری

سرینگر/05اگست//

ہندوستانی فضائیہ جلد ہی سکھوئی-30 اور تیجس جیسے جنگی جہازوں کے لیے استر مارک-1 میزائلوں کا استعمال کرنے والی ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ یہ میزائل ہندوستان میں ہی بنے گی۔ میزائل بنانے کے لیے ڈی آر ڈی او اور بی ڈی ایل کو ذمہ داری ملی ہے۔ 130 کیلومیٹر کی دوری پر مار کرنے والی استر مارک-2 میزائل کا ٹسٹ بھی جلد ہوگا۔ وائس آف انڈیا کے مطابق ہندوستانی فضائیہ جلد ہی سکھوئی-30 اور تیجس جیسے جنگی جہازوں کے لیے استر مارک-1 میزائلوں کا استعمال کرنے والی ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ یہ میزائل ہندوستان میں ہی بنے گی۔ ہندوستانی فضائیہ نے....103

ہنگس جاتے ہوئے گاڑی حادثے کی شکار

ایک لیڈی ڈاکٹر سمیت دو بہنوں کی موت، ایک زخمی

سرینگر/05اگست//

ہندوارہ میں بنگس جاتے ہوئے ایک گاڑی حادثے کی شکار ہوئی جس کے نتیجے میں ایک لیڈی ڈاکٹر سمیت دو بہنوں کی موت واقع ہوئی ہے۔ حادثے کی وجہ سے علاقے میں کہرام مچ گیا جبکہ پولیس نے رپورٹ درج کرلی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق شمالی کشمیر کے سرحدی ضلع کپوارہ کے قصبہ ہندوارہ میں وادی بنگس جاتے ہوئے ایک پرائیویٹ کار کو ایک المناک حادثہ پیش آیا، جس کے نتیجے میں ایک ڈاکٹر سمیت دو سگی بہنوں کی موت ہوگئی، اور ایک اور سوار زخمی ہو گیا۔ ذرائع کے مطابق ایک پرائیویٹ کار کو حادثہ اس وقت پیش آیا جب ڈرائیور ہندوارہ، بنگس....104

وادی میں بے روزگاری بڑھ گئی، اور اقتصادی ترقی کا کہیں نام ونشان نہیں

سرینگر/05اگست//

وادی میں نوجوانوں کی نوکری میں کمی اور دہشت گردی کے بڑھتے واقعات پر بھی کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ جموں وکشمیر میں دفعہ 370 ہٹائے جانے کے 5 سال مکمل ہوگئے ہیں۔

اس موقع پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے مرکزی حکومت پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا ہے کہ جموں وکشمیر اور لداخ پر بی جے پی کی پالیسی نہ تو کشمیریت کا احترام کرتی ہے اور نہ ہی جمہوریت کو برقرار رکھتی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں وکشمیر میں دفعہ 370 ہٹائے...107

370 کی منسوخی نے نچلی سطح پر جمہوریت کو مضبوط کیا

اس فیصلے نے پسماندہ طبقات کیلئے بااختیار بنانے کے ایک نئے دور کا آغاز کیا

سرینگر/05اگست//

دفعہ 370 کی منسوخی کو "تبدیلی کا فیصلہ" قرار دیتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ اس اقدام سے پسماندہ طبقات کو بااختیار بنانے کے نئے دور کا آغاز ہوا اور جموں وکشمیر اور لداخ میں نچلی سطح پر جمہوریت کو تقویت ملی۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر سے دفعہ 370 کی منسوخی کے پانچ سال مکمل ہونے پر وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ دفعہ 370 کی منسوخی نے

جموں وکشمیر اور لداخ میں نچلی سطح پر جمہوریت کو مضبوط کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اس تاریخی فیصلے کیلئے وزیر اعظم مودی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور خطے کی امنگوں اور تبدیلی کی پیش رفت کو آگے بڑھانے کیلئے اپنی لگن کی تصدیق کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 05 اگست 2019 کو کیے گئے فیصلے نے خطے کے نوجوانوں کو سماجی واقتصادی ترقی اور ثقافتی احیا...108

گاندربل کی نہر میں ڈوب کر نوجوان لقمہ اجل

سرینگر/05اگست//

وادی کشمیر میں گرمیوں کے ایام میں غرقابی کے بڑھتے واقعات میں آئے روز اضافہ ہوتا جارہا ہے اور تازہ واقعہ میں وسطی ضلع گاندربل کے مونہ گام بابا کنال میں ایک نوجوان نہانے کے دوران ڈوب کر لقمہ اجل بن گیا۔ سی این آئی کو نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ضلع کے بابا کینال مونہ گام میں نہانے کے دوران نالہ میں ڈوب کر نوجوان لقمہ اجل بن گیا۔....109

اکھنور اور سندر بنی علاقوں میں کنٹرول لائن

پر دراندازی کی مشکوک نقل وحرکت، فوج کی فائرنگ

سرینگر/05اگست//

جموں کے اکھنور اور سندر بنی علاقوں میں کنٹرول لائن پر دراندازوں کی مشکوک نقل وحرکت دیکھنے کے بعد فوج نے گولیاں چلائی تاہم کسی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ سی این آئی کے مطابق جموں کے اکھنور اور سندر بنی علاقوں میں کنٹرول لائن کے نزدیک دراندازوں کے ایک گروپ کی نقل وحرکت دیکھنے کے بعد وہاں تعینات فوج نے ان پر فائرنگ کی جس کے بعد وہ واپس چلیں گے۔ حکام نے بتایا کہ اکھنور اور سندر بنی سیکٹروں میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ دراندازوں کے دو گروپوں کی نقل وحرکت کو دیکھ کر گولی چلائی۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ فائرنگ کا کوئی تبادلہ نہیں....110

جموں وکشمیر سے دفعہ 370 کی منسوخی کا پانچوں سال مکمل

جموں بیس کیمپ سے احتیاطی اقدام کے تحت امرناتھ یاترا معطل رہی

سرینگر/05اگست//

جموں کشمیر سے دفعہ 370 کی منسوخی کے پانچویں برسی کے پیش نظر احتیاطی اقدام کے طور پر امرناتھ یاترا جموں کے بیس کیمپ سے معطل رہی۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر سے دفعہ 370 کی منسوخی کے پانچ سال مکمل

ہونے پر سوموار کو جموں بیس کیمپ سے امرناتھ یاترا معطل رہی۔ حکام نے بتایا کہ دفعہ 370 کی منسوخی کی پانچویں برسی کے پیش نظر احتیاطی....111

مرکز وقف ایکٹ میں تبدیلیاں لانے کیلئے پوری طرح تیار

ایکٹ میں 40 ترامیم کو منظوری وقف بورڈ میں خواتین کو ملے گی نمائندگی

سرینگر/05اگست//

نریندر مودی کی زیر قیادت مرکزی حکومت وقف ایکٹ میں تبدیلیاں لانے کیلئے پوری طرح تیار ہے، اس طرح وقف بورڈ کے اختیارات کا از سر نو تعین کیا جائے گا۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق مرکزی کابینہ نے وقف ایکٹ میں تقریباً 40 ترامیم کو منظوری دی۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ مجوزہ ترامیم کے مطابق وقف بورڈ کے ذریعہ کی گئی جائیدادوں کے دعووں کی لازمی طور پر تصدیق کی جائے گی۔ اسی طرح وقف بورڈ کی متنازعہ جائیدادوں کے لیے لازمی تصدیق کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ وقف ایکٹ میں ترمیم کا بل اگلے ہفتے پارلیمنٹ میں پیش کیے جانے کا امکان ہے۔ بتادیں کہ وقف بورڈ کے پاس تقریباً 8.7 لاکھ سے زیادہ جائیدادیں ہیں، جو کل 9.4 لاکھ ایکڑ اراضی ہے۔ 2013 میں یو پی اے حکومت نے اصل ایکٹ میں ترمیم کر کے وقف بورڈ....112

بنگلہ دیش میں کوٹا سسٹم کے خلاف احتجاج جاری

وزیراعظم حسینہ واجد مستعفی ہوکر بیرون ریاست روانہ فوج کا عبوری حکومت کا اعلان

سرینگر/05اگست//

بنگلادیش میں کوٹا سسٹم کے خلاف جاری ملک گیر احتجاج کے بعد ملک کی سب سے طویل عرصے تک وزیراعظم رہنے والی حسینہ واجد بالآخر مستعفی ہوگئیں۔ اسی دوران بنگلادیش کے آرمی چیف جنرل وقار الزمان نے شیخ حسینہ واجد کے مستعفی

ہونے کے بعد ملک میں عبوری حکومت قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق بنگلادیش میں کوٹا سسٹم کے خلاف جاری ملک گیر احتجاج کے بعد ملک کی سب سے طویل عرصے تک وزیراعظم رہنے والی حسینہ واجد بالآخر مستعفی ہوگئیں۔ عالمی خبر رساں ادارے کے....113

بنگلہ دیش میں جاری کشیدہ حالات

بھارت کا اپنے شہریوں کو بنگلہ دیش کا سفر نہ کرنے کا مشورہ

سرینگر/05اگست//

بھارتی وزارت خارجہ نے اپنے شہریوں کو بنگلہ دیش کا سفر کرنے سے گریز کرنے کا مشورہ دیا ہے اور اس وقت ملک میں رہنے والوں پر زور دیا ہے کہ وہ جاری پرتشدد مظاہروں کی وجہ سے انتہائی احتیاط برتیں اور اپنی نقل وحرکت کو محدود کریں۔ سی این آئی کے مطابق بنگلہ دیش میں جاری تشدد کے بیچ وزارت خارجہ نے بنگلہ دیش میں مقیم اپنے شہریوں کیلئے ایڈوائزری جاری کردی ہے۔ وزارت خارجہ نے اپنے شہریوں کو بنگلہ دیش کا سفر کرنے سے گریز کرنے کا مشورہ دیا ہے اور اس وقت ملک میں رہنے والوں پر زور دیا ہے کہ وہ جاری پرتشدد مظاہروں کی وجہ سے انتہائی احتیاط برتیں...114

جموں وکشمیر ملک کا تاج اور اس کو تاج کی طرح ہی سجایا جائے گا

دفعہ 370 کے خاتمہ کے بعد تعمیر وترقی کا نیا سورج طلوع ہوگیا: چگ

سرینگر/05اگست//

جموں کشمیر سے دفعہ 370 کے خاتمہ کے بعد تعمیر وترقی کا نیا سورج طلوع ہوگیا کی بات کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری ترون چگ نے کہا کہ جموں کشمیر میں دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد ماحول تبدیل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر ملک کا تاج ہے اور اس کو تاج کی طرح ہی سجایا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم جموں کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ہیں اور اس بات کیلئے وعدہ بند ہے کہ جموں کشمیر میں تعمیر وترقی کا نیا دور شروع ہو جس پر پہلے ہی کام شروع کیا گیا ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ کے مطابق جموں کشمیر....115

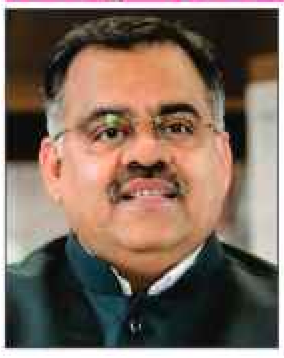

چائے پینا جان لیوا مرض سے بچائے

یہ دعویٰ آسٹریلیا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا

اگر تو آپ کو چائے پینا پسند ہے تو اچھی خبر یہ ہے کہ اس گرم مشروب کو نوش کرنا ذیابیطس جیسے جان لیوا مرض سے بچانے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ دعویٰ آسٹریلیا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ سڈنی یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ ذیابیطس جیسے خاموش قاتل سے بچنے کے لیے روزانہ تین سے چار کپ چائے پینا اس بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ 25 فیصد تک کم کر دیتا ہے، جبکہ ایک کپ چائے بھی اس بیماری سے تحفظ دینے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔ مزید پڑھیں: چائے پینے کا یہ فائدہ جانتے ہیں؟ یہی فائدہ کافی پینے سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے تاہم پاکستان میں اس گرم مشروب کو پسند کرنے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ خیال رہے کہ پاکستان میں پونے کروڑ افراد ذیابیطس کا شکار ہیں یعنی ہر چار میں سے ایک شخص اس مرض میں مبتلا ہیں اور لاکھوں افراد ایسے بھی ہیں، جن میں اس مرض کی تشخیص نہیں ہوسکی۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ ان گرم مشروبات میں موجود اجزاء ممکنہ طور پر ذیابیطس کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ محققین کا کہنا تھا کہ اگر کوئی فرد روزانہ تین سے چار کپ چائے یا کافی پیتا ہے (بغیر چینی کے) تو ان میں ذیابیطس میں مبتلا ہونے کا امکان نمایاں حد تک کم ہوجاتا ہے۔ یہ بھی پڑھیں: چائے اور کافی جسم اور دماغ پر کیا اثرات مرتب کرتے ہیں؟ اس تحقیق کے دوران ساڑھے چار لاکھ سے زائد افراد پر ہونے والی 18 طبی تحقیقی رپورٹس کا تجزیہ کیا گیا تھا جن میں گرم مشروبات کے ذیابیطس پر مرتب ہونے والے اثرات جائزہ لیا گیا۔ تحقیق میں دریافت کیا کہ جتنی زیادہ کافی یا چائے پی جائے، اتنا ہی ذیابیطس کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ تاہم محققین کا کہنا تھا کہ ہم فوری طور پر لوگوں کو مشورہ نہیں دیں گے وہ زیادہ مقدار میں ان گرم مشروبات کو نوش کریں تاہم معمول کی مقدار بھی فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے۔

سائنسدان فاقہ کشی سے بچنے اور پانی کی قلت دور کرنے کے لیے مسیحا پودوں کی تلاش میں

ہماری زندگی پیڑ پودوں سے گھری ہوئی ہے ان کے بغیر زندگی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ ہم انھیں کھاتے ہیں، پہنتے ہیں اور گھروں کی تعمیر میں استعمال کرتے ہیں۔ بیماریوں کے علاج سے لے کر گھر کی آرائش اور تحائف دینے تک میں ان کا استعمال ہوتا ہے۔ لیکن سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ہم اب تک پیڑ پودوں کا مکمل طور پر استعمال نہیں کر پا رہے ہیں۔ برطانیہ میں قائم بوٹینیکل گارڈن میں محققین پودوں کی ایسی خاصیت تلاش کر رہے ہیں جن سے انسانی زندگی بہتر ہو سکے۔ سائنسدانوں نے چائے کا راز معلوم کر لیا، ☆ چین چاند پر آلو اگائے گا، اب پودوں کی مدد سے، خشک سالی، سیلاب اور جنگل کی آگ سے نمٹنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ فاقہ کشی سے بچنے اور پانی کی قلت کو دور کرنے کے لیے سائنسدان مسیحا پودوں ☒ کی تلاش میں ہیں۔ ہم جس قسم کی فصلیں اگاتے ہیں ان کی جنگلی یا خودرو اقسام بھی دنیا میں موجود ہیں۔ بوٹینیکل گارڈن میں اسی مناسبت سے فصلوں کے جنگلی رشتہ داروں ☒ کی تلاش جاری ہے۔ یہ جنگلی اقسام کیڑوں، بیماریوں اور پانی کی قلت کے حساب سے خود کو ڈھال چکے ہیں یا یہ کرۂ ارض کی موسمیاتی تبدیلیوں کے حساب سے خود کو ڈھال چکے ہیں۔ اس لیے ان کی تمام خوبیاں ہمارے کام آ سکتی ہیں۔ ہائبرڈ سبزیاں خود کو کیڑوں اور بیماریوں سے بچا سکتی ہیں، سائنسدان یہ چاہتے ہیں کہ مشکلات پر فتح پانے والے ان پودوں کے خواص ان کے رشتہ دار پودوں میں ڈال دیے جائیں جنھیں ہم کاشت کرتے ہیں۔ پودوں کا بیماریوں سے لڑنے کے لیے نہ جانے کب سے استعمال کیا جا رہا ہے لیکن یہاں مسئلہ یہ ہے۔

نمونیا سے بچاؤ میں مددگار شیمپو کی بوتل

نمونیا کا شکار بچوں کا مددگار آلے کی قیمت صرف سوا ڈالر ہے، انٹرن کے طور پر وہ میری پہلی رات تھی اور تین بچے میری آنکھوں کے سامنے دم توڑ چکے تھے۔ میں اس قدر مجبور محسوس کر رہا تھا کہ میرے آنسو بہنے لگے۔ ڈاکٹر زبیر چشتی 1996 میں بنگلہ دیش کے سلہٹ میڈیکل کالج ہسپتال کے شعبہ اطفال میں کام کر رہے تھے۔ اس رات انھوں نے عہد کیا کہ وہ ایسا کچھ کریں گے کہ بچے نمونیا سے نہ مریں۔ دنیا بھر میں تقریباً نو لاکھ 20 ہزار بچے ہر سال اس بیماری سے ہلاک ہوجاتے ہیں جن میں زیادہ تعداد جنوب ایشیا اور افریقی صحرائے اعظم کے جنوبی ممالک کے بچوں کی ہوتی ہے۔ دو سال کی تحقیق کے بعد اب ڈاکٹر چشتی نے ایک کم خرچ آلہ تیار کیا ہے جو بہت حد تک ہزاروں بچوں کی جان بچا سکتا ہے۔ قیمتی جتینیں، سٹرپٹوکوکس جیسے بیکٹیریا یا سانس سے پھیلنے والے وائرس (آر وی ایس) سے پھیپھڑوں میں انفیکشن ہوجاتا ہے اور یہ نمونیا کا سبب بنتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں ہسپتالوں میں بچوں کو باآسانی سانس دلوانے کے لیے وینٹیلیٹرز کا استعمال ہوتا ہے لیکن ایسی ایک مشین کی قیمت 15 ہزار ڈالر ہے جسے تربیت یافتہ افراد ہی چلا سکتے ہیں۔ بنگلہ دیش جیسے ممالک میں یہ بہت مہنگی ثابت ہوسکتی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت نے نمونیا کے علاج کے لیے کم خرچ متبادل لو فلو آکسیجن ☒ کی تجویز دی ہے لیکن پھر بھی ہر سات میں سے ایک بچے کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر چشتی جب آسٹریلیا کے شہر میلبرن میں تھے وہاں ایک مشین کو دیکھ کر ان کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اس مشین میں مسلسل مثبت ہوا کے راستے کا دباؤ (سی پی اے پی) رہتا ہے۔

ذہنی صحت کے لیے 10 نقصان دہ عادات

یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ جسم چاہے جتنا بھی مضبوط ہو اگر دماغی طور پر کمزور ہو تو دنیا میں آگے بڑھنے یا روشن مستقبل کا تصور تک ممکن نہیں، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر ذہنی مایوسی ہمارے کنٹرول سے باہر ہوتی ہے جیسے کسی پیارے کی موت، ملازمت ختم ہوجانا یا مالی مشکلات۔ مگر کیا آپ کو معلوم ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں ہمارے چھوٹے چھوٹے انتخاب یا چوائسز بھی ہمارے مزاج پر اندازوں سے زیادہ اثرات مرتب کرتے ہیں۔ جیسے آپ کی سوشل میڈیا کی عادات، ورزش کا معمول یہاں تک کہ چلنے کا انداز تک آپ کی دماغی صحت پر اثرات مرتب کرتا ہے۔ آج پاکستان سمیت دنیا بھر میں ذہنی صحت کا عالمی دن منایا جارہا ہے، تو اپنی ذہنی صحت کو بہتر بنانے کیلئے یہاں دی گئیں عادات ترک کردیں۔ یہاں ایسی ہی چند عادات کے بارے میں جانے جو ذہنی صحت کے لیے مضر ثابت ہوتی ہیں۔ جھک کر چلنا، ہماری ذہنی حالت ہمارے چلنے کے انداز پر مرتب ہوتی ہے مگر ایک تحقیق کے مطابق جب لوگ چلنے کے دوران اپنے کندھوں اور کمر کو جھکا لیتے ہیں تو انہیں چڑچڑے پن یا ناخوشگوار مزاج کا تجربہ ہوتا ہے۔ اس طرح چلنے کے عادی افراد ذہنی طور پر مثبت تجربات کی بجائے منفی چیزوں کو زیادہ یاد رکھتے ہیں جو بتدریج ان کی ذہنی صحت کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتا ہے اور الزائمر امراض کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ہر چیز کی تصویر لینا، اپنی زندگی کے ہر لمحے کی تصاویر لینے کی عادت لوگوں کے اندر اہم لمحات کو یاد کرنے کی صلاحیت کو ختم کرکے رکھ دیتی ہے۔ فائرفیلڈ یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق ہر وقت کیمرے کی آنکھ سے اہم لمحات کو دیکھنے کی عادت یادداشت میں اس منظر کی جزئیات کو سکیڑ کر رکھ دیتی ہے۔

چاول کے پانی کے یہ فوائد جانتے ہیں

چاول ہر ایک کی پسندیدہ غذا ہوتی ہے، چاہے یہ بریانی کی شکل میں ہو، پلاؤ یا سادہ چاول جو دال یا کسی اور سالن کے ساتھ کھائے جائیں مگر کیا آپ کو معلوم ہے کہ چاول پکانے کے لیے انہیں جس پانی میں بھگویا جاتا ہے وہ جلد اور بالوں کے لیے کتنا کارآمد ہوتا ہے۔ درحقیقت چاولوں کے اس بظاہر بیکار پانی سے آپ ایسا بہت کچھ کرسکتے ہیں جس کا آپ نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہوگا، مگر لوگ اسے پھینک دیتے ہیں۔ ویسے یہ پانی پینا بھی صحت کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ تو ایسے ہی چند طریقے جانیے جنہیں استعمال کرکے آپ چاول کے پانی سے جادو جیسا کمال کرسکتے ہیں۔ چاول کے پانی سے چہرے کی صفائی (کلینزنگ) کرنا بہت آسان ہے، جس کے لیے روئی کو پانی میں بھگو کر نرمی سے کچھ منٹوں کے لیے چہرے پر مالش کریں، اس کے بعد چہرے کو ہوا سے خشک ہونے دیں تاکہ اس پانی میں موجود اجزاء جذب ہوسکیں، اس کو معمول بنانا جلد کو نرم ملائم اور ٹائٹ کرنے میں مدد دیتا ہے۔ چاول کا پانی کیل مہاسوں کو ختم کرنے میں مدد دیتا ہے اور دانوں سے ہونے والی سوزش سے بھی نجات دلاتا ہے۔ چاول کے پانی میں موجود نشاستہ جلد کی سوزش سے نجات دلانے میں مدد دیتا ہے، ایک صاف کپڑے کو پانی میں بھگوئیں اور متاثرہ حصے پر پھیریں، یہ عمل کئی منٹ تک جاری رکھیں اور پھر ہوا سے خشک ہونے دیں۔ چاول کے پانی سے سورج کی شعاعوں سے ہونے والی جلن سے بھی ریلیف حاصل کیا جاسکتا ہے، یہ اسکن کو جلد ریکور کرکے مزید نقصان سے بچاتی ہے، اس مقصد کے لیے چاول کا ٹھنڈا پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ اپنے بالوں کو چاول کے پانی سے دھونے سے ان کی چمک میں اضافہ ہوتا ہے۔

عرقِ گلاب کے حیران کن فائدے

کراچی: گلاب کو عموماً خوبصورتی کے استعارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کے فائدے بھی کچھ کم حیرت انگیز نہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔ گلاب کی پتیوں کو نچوڑ کر عرق نکالا جاتا ہے جسے پانی میں شامل کرکے ایک محلول تیار کیا جاتا ہے جو "عرق گلاب" (روز واٹر) کہلاتا ہے۔ عرق گلاب انسانی جلد کے لیے بے حد مفید ہے کیونکہ یہ جلد کو نرم رکھتا ہے اور خشکی دور کرکے جلد کی نمی برقرار رکھتا ہے۔ اپنی اینٹی آکسیڈنٹ خصوصیات کی بنا پر عرق گلاب جلد کے خلیات کو توانا اور صحت مند بنانے میں کارآمد ثابت ہوتا ہے اور جلد کے ٹشوز کی افزائش میں معاون بنتا ہے جب کہ اس محلول کو باقاعدگی سے استعمال کرکے جلد پر پڑنے والی جھریوں کا خاتمہ بھی ممکن ہے۔ عرق گلاب بالوں کی متعدد بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ روکھے بالوں اور سر میں خشکی سے چھٹکارا پانے کے لیے عرق گلاب کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آشوبِ چشم کا علاج بھی عرق گلاب سے ہوتا ہے۔ اس کے چند قطرے نہ صرف آنکھوں کی جلن کو دور کرتے ہیں بلکہ گرد و غبار کو بھی نکال باہر کرتے ہیں جبکہ آنکھوں کے گرد پڑنے والے سیاہ حلقوں کو بھی عرق گلاب کے استعمال سے دور کیا جاسکتا ہے۔ رنگ گورا کرنے والی کریموں میں عرق گلاب کے چند قطرے ڈال کر روزانہ جلد پر لگایا جائے تو اس کے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں جن میں جلد پر نمی کا برقرار رہنا سرفہرست ہے۔ چہرے کو تروتازہ رکھنے کے لیے عرق گلاب لگانے سے جلد کی اوپری سطح پر موجود مردہ خلیوں (ڈیڈ سیلز) کا خاتمہ ہوتا ہے اور جراثیم سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ چہرے پر کیل مہاسوں سے پریشان ہیں تو ان کا حل بھی عرق گلاب کی صورت میں موجود ہے۔ لیموں کا رس اور عرق گلاب کی مساوی مقدار یں آپس میں ملا کر چہرے پر روزانہ آدھے سے ایک گھنٹے تک لگائے رکھنے سے کیل مہاسوں کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

بہت زیادہ پسینہ آنا کیا کسی بیماری کی علامت

گرمیوں کے دوران بہت زیادہ پسینہ آنا کوئی غیر معمولی بات نہیں مگر کچھ افراد میں اس کی شدت بہت زیادہ ہوتی ہے اور یہ ایک مخصوص مرض کی علامت ہوسکتی ہے۔ یہ انتباہ برطانیہ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ برطانوی محکمہ صحت کے مطابق Hyperhidrosis نامی عارضہ اپنی علامت بہت زیادہ پسینے کے اخراج کی شکل میں ظاہر کرتا ہے۔ اس سے پورا جسم یا مخصوص حصے جیسے ہاتھ، ہتھیلیاں، پیروں کے تلوے، چہرے، سینے وغیرہ پر بہت زیادہ پسینہ خارج ہوتا ہے جبکہ باقی حصوں پر اس کا اخراج معمول کے مطابق ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق ابھی یہ تو معلوم نہیں کہ کچھ افراد اس کا شکار کیوں ہوتے ہیں، بس اندازہ ہے کہ مخصوص غدود زیادہ متحرک ہوجاتے ہیں۔ مزید پڑھیں: مردوں کو زیادہ پسینہ آتا ہے یا خواتین کو؟ یہ عارضہ کسی بھی عمر میں اور کسی بھی لمحے لاحق ہوسکتا ہے تاہم زیادہ تر بالغ افراد اس کے شکار زیادہ ہوتے ہیں، مگر بوڑھے اور بچے بھی اس میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ پسینہ جسمانی صحت کے حوالے سے اہم کردار کرتا ہے کیونکہ یہ جسمانی درجہ حرارت کو مستحکم رکھنے کے ساتھ گرمی میں ٹھنڈا رکھنے میں مدد دیتا۔

تلوں کے تیل کے 6 حیران کن فوائد

تل تو اکثر و بیشتر کھانے میں شامل کیے جاتے ہیں مگر کیا آپ نے اس کے تیل کو کبھی استعمال کیا؟ اگر نہیں تو آپ یقیناً اس کے حیرت انگیز فوائد سے بھی واقف نہیں ہوں گے۔ حالیہ طبی تحقیقی رپورٹس میں اس تیل کے طبی فوائد سامنے آئے ہیں جو کہ حیران کن ہیں کیونکہ یہ جلد اور بالوں کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ مختلف امراض سے بھی تحفظ دیتا ہے۔ تو یہاں اس کے فوائد کو جانیں۔ سگریٹ کے نقصان دہ اجزا کا اثر زائل کرے، فری ریڈیکلز ہمارے ڈی این اے، خلیات اور پروٹینز کو نقصان پہنچاتے ہیں جس کے نتیجے میں الزائمر، پارکنسن اور کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، کچھ چیزیں جیسے تمباکو نوشی، کیڑے مار ادویات، فضائی آلودگی اور جنک فوڈ ان فری ریڈیکلز سے بھرپور ہوتے ہیں، لہذا اس کے لیے ضروری ہے کہ ہماری غذا اینٹی آکسائیڈنٹس سے بھرپور ہو تاکہ فری ریڈیکلز کے نقصان سے بچ سکیں جبکہ جسم میں آکسائیڈیو اسٹریس بھی کم ہو، ایسے شواہد سامنے آئے ہیں کہ تلوں کے تیل کا استعمال اس حوالے سے فائدہ مند ہوتا ہے۔ دل کو صحت مند بنائے، اس وقت مارکیٹ میں اچھے، برے یا نقصان دہ فیٹس والی اشیاء دستیاب ہیں۔

آلو اور ہلدی سے گوری رنگت پائیں، صرف چند منٹوں میں

کراچی: آلو اور ہلدی ایسی چیزیں ہیں جس کے بغیر ہر باورچی خانہ ادھورا سمجھا جاتا ہے یہ دونوں اشیا نا صرف کھانوں کی شان بڑھاتی ہیں بلکہ کئی دوسرے فائدے بھی دیتی ہیں ایسا ہی ایک فائدہ خواتین کے حسن میں نکھار بھی ہے۔ آلو صرف کھانے کے لیے نہیں بلکہ چہرے کی جلد کو چمکدار بنانے، چہرے سے داغ دھبے صاف کرنے اور رنگت نکھارنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، یہاں آلو اور ہلدی کا بہت ہی آسان ماسک بنانے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے جو رنگت نکھارنے کے ساتھ چہرے کے سانولے پن کو کم کرکے رنگت گوری کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بازار میں ہلدی سے بنے مصنوعی فیس پیک کئی ناموں سے باآسانی ملتے ہیں جب کہ یہ فیس پیک بنانے والی کمپنیوں کا دعویٰ ہوتا ہے کہ ان میں کسی قسم کا کوئی کیمیکل موجود نہیں لیکن یہ پوری طرح ٹھیک نہیں ہے، بازار سے ملنے والی اشیا چہرے کی جلد کو نقصان پہنچانے کے ساتھ کافی مہنگی بھی ہوتی ہیں تاہم گھر پر صرف آلو اور ہلدی سے بنایا گیا یہ فیس پیک کسی بھی قسم کے مضر اثرات سے بالکل پاک ہوتا ہے۔ سب سے پہلے کچے آلو کا گودا لیں اور اس میں تھوڑا سا ہلدی پاؤڈر ملائیں، پاؤڈر کی جگہ اگر آپ ہلدی کی جڑ سے رس نکال کر آلو کے گودے میں ملاتے ہیں تو یہ کافی فائدے مند ہوتا ہے تاہم اگر یہ ممکن نہیں تو کوئی بات نہیں پاؤڈر ہی لے لیں۔ اب اسے اچھی طرح مکس کریں اور چہرے اور گلے پر لگائیں اس فیس پیک کو تقریباً 30 منٹ تک لگا رہنے دیں اور سادے پانی سے دھولیں، اس فیس پیک کا اثر فوراً ہوتا ہے اور جلد صاف ہوکر چمکدار ہوجاتی ہے جب کہ اسے مسلسل استعمال کرنے سے رنگت میں بھی نکھار پیدا ہوتا ہے۔

بار بار بیمار کرنے والی عادتیں

کراچی: اگر آپ بار بار بیمار پڑتے ہیں تو اس کی خاص وجوہ میں روزمرہ کی عادات بھی ہیں جو آپ کو بار بار بیمار کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ طبی ماہرین کی اکثریت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ جراثیم ہر جگہ موجود ہوتے ہیں خصوصاً گھروں کے فرش اور باتھ روم کے کموڈ میں ان کی بہتات ہوتی ہے جو انتہائی مضر صحت بات ہے۔ جراثیم سے محفوظ رہنے کے لیے کچھ عادات کو ترک کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آپ صحت مند زندگی گزار سکیں۔ بیت الخلا میں موبائل استعمال کرنے کی عادت، آج کل بیت الخلا میں موبائل فون کا استعمال ایک عام سے عادت بنتی جارہی ہے اور ایسا کرنے والے افراد ایک خوفناک غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ میٹروپولیٹن یونیورسٹی کے ڈاکٹر پال میتیول کا کہنا ہے کہ ٹوائلٹ استعمال کرتے ہوئے موبائل فون کو چھونا ایک بدترین عمل ہے جس سے اجتناب لازمی ہے۔ کموڈ، واش بیسن اور باتھ روم کی چیزوں پر جراثیم کی ایک قسم "ای کولائی" پائی جاتی ہے جو انفیکشن اور بیماری کی ابتدائی وجہ بنتا ہے۔ اس لیے باتھ روم میں موبائل کا استعمال نہ کیا جائے تاکہ بیٹھنے سے بچا جاسکے۔ ہینڈ بیگ اور پرس کی صفائی نہ کرنا، ہینڈ بیگ اور پرس ہماری روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی ضروری اشیاء میں شامل ہیں اور ان کا ہمارے ہاتھوں سے گہرا بھی تعلق ہے۔ عموماً خواتین ہینڈ بیگز کو جگہ جگہ رکھتی ہیں جہاں موجود جراثیم بیگ سے چپک جاتے ہیں اور پھر یہ بیگ ہاتھوں میں آجاتا ہے جس سے بیماری لگنے کے خدشات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ پانی سے کپڑے کو گیلا کرکے پرس اور ہینڈ بیگ کی صفائی کو معمول بنانے سے بیماری کی ابتدائی وجوہ سے بچا جاسکتا ہے۔ یہ خبر بھی پڑھیں: مسوں کو ختم کرنے کے گھریلو نسخے، گھروں میں جوتے پہننے کی عادت، ایک تحقیق کے مطابق ہر وقت جوتے پہن کر رہنے والے تقریباً 40 فیصد لوگ بیٹھنے کی وجہ بننے والے جراثیم کی ایک قسم کا شکار ہوتے ہیں۔

بچوں کے کمروں میں ٹی وی اور ویڈیو گیم نہ رکھیے

آئیووا: امریکہ میں ایک مطالعہ کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن بچوں کے کمروں میں ویڈیو گیم اور ٹی وی موجود رہتے ہیں، بچے دیر تک انہیں استعمال کرتے ہیں جس کا اثر ان کی پڑھائی پر ہوتا ہے اور وہ آگے چل کر موٹاپے کا شکار ہوسکتے ہیں۔ آئیووا اسٹیٹ یونیورسٹی کے نفسیات دانوں نے اپنی نوعیت کا ایک منفرد سروے کیا ہے جس میں ٹی وی اور ویڈیو گیم بچوں کے سونے کے کمرے میں رکھنے کے تباہ کن اثرات کا جائزہ پیش کیا ہے۔ اس رپورٹ کے مرکزی مصنف ڈگلس جینٹائل کہتے ہیں کہ ٹی وی اور ویڈیو گیم کی جگہ بدلنے سے بہت فرق پڑتا ہے۔ اس سے بچے پڑھنے، کھیل کود اور دیگر باتیں سیکھنے میں اپنا وقت کم لگاتے ہیں اور بس انہی دو چیزوں میں گم رہتے ہیں۔ اس طرح ٹی وی اور گیمز کی لت لگ جاتی ہے، تعلیم پر برا اثر پڑتا ہے اور وہ سست ہو کر موٹے ہونے لگتے ہیں۔ ماہرین نے اس عادت کو چھ ماہ سے لے کر دو سال تک نوٹ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ٹی وی اور ویڈیو گیمز پر زیادہ وقت گزارنے والے بچے زیادہ پرتشدد اور جوشیلے اور مار دھاڑ کرنے والے بھی ہوسکتے ہیں۔ ٹی وی بچوں کے کمرے میں رکھنے سے 24 گھنٹے ان کی دسترس میں رہتا ہے۔

کانگریس نے ریزرویشن کا مطلب بیوقوفوں کو فروغ دینا سمجھا / بھاجپا

نئی دہلی// بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے کانگریس پر الزام لگایا کہ اس کے رہنما آنجہانی راجیو گاندھی نے ریزرویشن کو بیوقوفوں کو فروغ دینے کے طور پر سمجھا۔ بی جے پی کے تیجسوی سوریا نے عام بجٹ 2024- 25 میں وزارت تعلیم کے گرانٹس کے مطالبات پر بحث شروع کرتے ہوئے یہ الزام لگایا۔ تعلیمی اداروں میں دلتوں، پسماندہ طبقات اور قبائلیوں کی ترقی کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ منڈل کمیشن کی سفارشات کو محترمہ اندرا گاندھی اور مسٹر راجیو گاندھی دونوں نے قبول نہیں کیا۔ وہ ایسی شخصیت کے مالک تھے، جو درج فہرست ذاتوں (ایس سی)، درج فہرست قبائل (ایس ٹی) اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) سے نفرت کرتے تھے۔ مسٹر سوریا نے کہا" 3 مارچ 1985 کو نوبھارت ٹائمز کے ایڈیٹر آلوک مہتا نے مسٹر راجیو گاندھی کا انٹرویو شائع کیا تھا جس میں مسٹر گاندھی نے کہا تھا کہ ریزرویشن کے نام پر احمقوں کو ترقی نہیں دی جا سکتی۔" انہوں نے کہا کہ آج سب دیکھ رہے ہیں کہ کانگریس کی کارروائیاں اسے کس موڑ پر لے گئی ہیں۔ وزارت تعلیم کے گرانٹس کے مطالبات پر بحث میں حکمراں جماعت نے دعویٰ کیا کہ ملک میں تعلیمی اداروں کی کثافت میں اضافہ ہوا ہے اور نئی قومی تعلیمی پالیسی کی وجہ سے دلتوں، قبائلیوں، خواتین کے اندراج میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ اپوزیشن نے الزام لگایا کہ ملک کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی بڑی تعداد میں اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے پورا تعلیمی نظام درہم برہم ہو رہا ہے۔ بحث کا آغاز کرتے ہوئے بنگلورو کے ممبر پارلیمنٹ سوریا نے کہا کہ بجٹ میں چار کروڑ نوجوانوں کے لیے ہنر مندی اور روزگار کے لیے ایک روڈ میپ دیا گیا ہے ،جس کے لیے وہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سال 2013- 14 میں تعلیم پر بجٹ 26750 کروڑ روپے تھا جو اب 47619 کروڑ روپے ہو گیا ہے جو کہ 78 فیصد ہے۔ مسٹر سوریا نے کہا کہ ملک میں 18 سے 35 سال کی عمر کے لوگوں کی تعداد 65 کروڑ ہے جو کہ امریکہ کی آبادی سے دوگنی ہے۔ وزیر اعظم مودی کی مہارت کی ترقی اور چار کروڑ نوجوانوں کے لیے روزگار کی اسکیموں کا بے مثال اثر پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں تعلیمی اداروں کی کثافت میں تقریباً 20 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 43 ہزار کالجز اور 56 اعلیٰ تعلیمی ادارے کھلے ہیں۔ مجموعی اندراج کا تناسب بڑھ گیا ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں داخلہ 3.42 کروڑ سے 26 فیصد بڑھ کر 4.33 کروڑ ہو گیا ہے۔ خواتین کے اندراج میں 43 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ دس برسوں میں ایس سی کے اندراج میں 44 فیصد، ایس سی خواتین کے اندراج میں 51 فیصد، ایس ٹی کے اندراج میں 65 فیصد، ایس ٹی خواتین کے اندراج میں 82 فیصد، او بی سی کے اندراج میں 45 فیصد اور او بی سی خواتین کے اندراج میں 49 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ بی جے پی کے رکن نے کہا کہ تین دہائیوں سے ملک کی تعلیمی پالیسی کو اپ ڈیٹ نہیں کیا گیا۔ اس پالیسی سے ملک میں چوہوں کی دوڑ شروع ہو گئی تھی۔ چونتیس سال بعد ایک نئی تعلیمی پالیسی آئی جس میں تین زبانوں کے نظام کو تبدیل کیا گیا اور طلبہ کو ان کی مادری زبان میں پڑھانے اور کوئی بھی دو ہندوستانی زبانیں پڑھنے کا انتظام کیا گیا۔

لوک سبھا میں وزیر ریلوے نے لگائے نعرے، وشنو کے صبر کا پیمانہ لبریز

نئی دہلی// ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو آج لوک سبھا میں الگ ہی رنگ میں نظر آئے۔ اپنی انتہائی شائستہ طبیعت اور مسکراتے چہرے کے لیے مشہور مسٹر ویشنو اپوزیشن کی مبینہ ٹرول فوج اور ریلوے کے حوالے سے اپوزیشن اراکین کے الزامات اور اپوزیشن اراکین کے طعنوں کا جواب دینے کے جارحانہ انداز سے اپنا صبر کھو بیٹھے۔ اپوزیشن نے سیٹ پر بیٹھ کر وزیر ریلوے کے سامنے آ کر ہیلو ہائے کے نعرے لگائے۔ بجٹ میں وزارت ریلوے کی گرانٹ کے مطالبات پر لوک سبھا میں سہ روزہ بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ویشنو نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے سال 2015 میں کہا تھا کہ ملک کے انجینئروں کے پاس اتنی صلاحیت اور ذہانت ہے کہ وہ بہترین تکنیک اور ٹیکنالوجی ایجاد کر سکتے ہیں۔ مسٹر مودی کے وژن کے مطابق اب ریلوے کے ہر شعبے میں دیسی تکنیک اور ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ ریلوے وزیر نے کہا کہ قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی حکومت اپنی پالیسیوں اور ریلوے کے آپریشنز میں غریب اور متوسط طبقے کو مدنظر رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ریلوے عام آدمی کی سواری ہے اور گزشتہ 10 برسوں میں اس بات کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں کہ متوسط طبقہ اس کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکے۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ نارمل کوچز بشمول سلیپر اور نان اے سی کوچز اور اے سی کوچز کا تناسب تقریباً 2:1 ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دو تہائی ٹرینیں غیر ایئر کنڈیشنڈ ہیں اور ایک تہائی ایئر کنڈیشنڈ کوچز ہیں۔ ٹرینوں میں غیر ایئر کنڈیشنڈ کوچز میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ دس ہزار نان ایئر کنڈیشنڈ کوچز کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور آئندہ چند ماہ میں 2500 نان ایئر کنڈیشنڈ کوچز آپریشن کے لیے دستیاب ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے مہینوں میں تقریباً 2500 اضافی جنرل کوچز تیار کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل قریب میں 10 ہزار اضافی جنرل کوچز تیار کی جائیں گی تاکہ جنرل کوچز کی دستیابی میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ مسٹر وشنو نے کہا کہ مسٹر مودی نے امرت بھارت پہل کے تحت سستی قیمتوں پر بہترین ریلوے کا تصور کیا ہے، جسے پچھلے سال پٹری پر لایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اضافی 50 امرت بھارت ٹرینوں کی تیاری کے ساتھ آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آنے والی 50 امرت بھارت ٹرینوں میں 13 نئی اصلاحات شامل کی جائیں گی۔ ریلوے وزیر نے کہا کہ جدید اور تیز رفتار ٹرینیں چلانے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ وندے بھارت کی زبردست کامیابی کے بعد اب امرت بھارت ٹرین چلانے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس وقت دو امرت بھارت ٹرینیں چلائی جا رہی ہیں، یہ ٹرینیں جدید سہولیات کے ساتھ انتہائی آرام دہ سفر کا تجربہ فراہم کرتی ہیں۔ جلد ہی پچاس امرت بھارت ٹرینیں چلانے کا منصوبہ ہے۔ ان ٹرینوں میں تقریباً ایک ہزار کلو میٹر کا سفر 400 سے 450 روپے میں کیا جا رہا ہے۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ دو اسٹیشنوں کے درمیان 100 سے 150 کلومیٹر کی دوری پر چلنے والی وندے میٹرو ٹرین جلد ہی شروع کی جائے گی۔ یہ ٹرین مسافروں کے لیے ایک وردان ثابت ہوگی۔ یہ ٹرین سفر کی ایک نئی شکل فراہم کرے گی۔ پہلی وندے میٹرو ٹرین بنائی گئی ہے اور اس کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یو پی اے دور حکومت میں صرف 2,300 ایل ایچ بی کوچ تیار کیے گئے تھے، جب کہ این ڈی اے حکومتوں کے تحت 37، 000 کوچز دو تیار کیے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نئی ٹیکنالوجی کے مطابق دیسی ذہن کے ساتھ نیا کوچ تیار کیا جائے گا۔ ریلوے وزیر نے کہا کہ ٹرینوں کی حفاظت پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

انفوسس نے جی ایس ٹی ادائیگیوں میں چوری سے کیا انکار

نئی دہلی// انفارمیشن ٹکنالوجی (آئی ٹی) سیکٹر کی ملٹی نیشنل کمپنی انفوسس نے گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) کی ادائیگی میں چوری سے صاف انکار کیا اور کہا کہ کمپنی نے جی ایس ٹی کے اپنے تمام واجبات ادا کر دیے ہیں اور اس معاملے میں پوری طرح سے مرکزی اور ریاستی قوانین کی تعمیل کر رہی ہے۔ اس معاملے میں جمعرات کو شیئر بازار کو بتایا کہ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ جی ایس ٹی کی ادائیگی آئی ٹی خدمات کی برآمد کے خلاف کریڈٹ یا ریفنڈ کے لئے ہے نہ کہ انفوسس کے بیرون ملک برانچ دفاتر کے ذریعہ اخراجات پر۔ کرناٹک جی ایس ٹی حکام نے انفوسس کے بیرون ملک برانچ آفسز کے اخراجات کے لیے جولائی 2017 سے مارچ 2022 کی مدت کے لیے 32403 کروڑ روپے کے جی ایس ٹی کی ادائیگی کے لئے وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ کمپنی نے حکومت کی طرف سے حالیہ سرکلر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا،" انفوسس کا خیال ہے کہ ضوابط کے مطابق ان اخراجات پر جی ایس ٹی لاگو نہیں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جی ایس ٹی کونسل کی سفارشات پر سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکس (سی بی ڈی ٹی) اور کسٹمز کی طرف سے جاری کردہ ایک حالیہ سرکلر (سرکلر نمبر 210 / 4 / 2024 مورخہ 26 جون 2024) کے مطابق، ہندوستانی اداروں کو غیر ملکی شاخوں کے ذریعہ فراہم کردہ خدمات جی ایس ٹی کے تابع نہیں ہیں۔" انفوسس نے کہا کہ اس نے وجہ بتاؤ نوٹس کا جواب دیا ہے۔

صدر جمہوریہ نے راشٹرپتی بھون میں گورنروں کی کانفرنس کا افتتاح کیا

نئی دہلی// صدر جمہوریہ ہند محترمہ دروپدی مرمو نے آج راشٹرپتی بھون میں گورنروں کی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس کانفرنس میں بہت سارے مسائل کا احاطہ کیا جائے گا جو نہ صرف مرکز اور ریاست کے تعلقات کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں بلکہ عام لوگوں کے لیے فلاحی اسکیموں کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اپنے افتتاحی کلمات میں، صدر نے کہا کہ اس کانفرنس کے ایجنڈے میں احتیاط سے منتخب کردہ امور شامل ہیں جو ہمارے قومی مقاصد کے حصول میں اہم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس کے مباحث تمام شرکاء کے لیے ایک بھرپور تجربہ ہوں گے اور ان کے کام کاج میں ان کی مدد کریں گے۔ نائب صدر، وزیر اعظم اور مرکزی وزیر داخلہ نے بھی افتتاحی اجلاس سے خطاب کیا۔ نائب صدر جناب جگدیپ دھنکھڑ نے گورنروں کے حلف کا حوالہ دیا اور ان پر زور دیا کہ وہ لوگوں کو سماجی بہبود کی اسکیموں اور پچھلی دہائی کے دوران ہونے والی ناقابل یقین ترقی سے واقف کرانے کی اپنی آئینی ذمہ داری کو پورا کریں۔ اپنے خطاب میں، وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے گورنروں پر زور دیا کہ وہ مرکز اور ریاست کے درمیان ایک موثر پل کا کردار ادا کریں اور لوگوں اور سماجی تنظیموں کے ساتھ اس انداز میں بات چیت کریں کہ جو لوگ پسماندہ ہیں ان کا ساتھ دیں۔ انہوں نے کہا کہ گورنر کا عہدہ ایک اہم ادارہ ہے جو آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے ریاست کے لوگوں کی فلاح و بہبود میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ جناب امیت شاہ نے اس دو روزہ کانفرنس کے دوران ہونے والی بات چیت کی وضاحت کی اور گورنروں پر زور دیا کہ وہ متحرک دیہاتوں اور خواہش مند اضلاع کا دورہ کریں تاکہ لوگوں میں اعتماد پیدا ہو اور ترقیاتی کاموں کو تقویت ملے۔ صدر مملکت نے کانفرنس کو کھلا قرار دیتے ہوئے کہا کہ فوجداری انصاف سے متعلق تین نئے قوانین کے نفاذ سے ملک میں نظام عدل کے نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری سوچ میں تبدیلی قوانین کے ناموں سے ظاہر ہوتی ہے: بھارتیہ نیائے سنہتا، بھارتیہ شہری تحفظ سنہتا، اور بھارتیہ ساکشیہ ادھینیم۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ جمہوریت کے ہموار کام کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ مختلف مرکزی ایجنسیاں تمام ریاستوں میں بہتر تال میل کے ساتھ کام کریں۔ انہوں نے گورنروں کو مشورہ دیا کہ وہ اس بارے میں سوچیں کہ وہ متعلقہ ریاستوں کے آئینی سربراہ کی حیثیت سے اس تال میل کو کیسے فروغ دے سکتے ہیں۔ صدر مملکت نے کہا کہ معیاری اعلیٰ تعلیم ایک غیر محسوس اثاثہ ہے کیونکہ یہ انفرادی ترقی اور سماجی تبدیلی کے ساتھ ساتھ جدت اور اقتصادی ترقی کو فروغ دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی میں تعلیمی اداروں کے ایکریڈیٹیشن اور اسسمنٹ کے نظام کو بہتر بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے گورنرز پر زور دیا کہ وہ ریاستی یونیورسٹیوں کے چانسلر کی حیثیت سے اپنی حیثیت میں اس اصلاحاتی عمل میں اپنا حصہ ڈالیں۔

وزیر اعظم مودی نے گورنروں پر مرکز اور ریاستوں کے بیچ فاصلہ کو پر کرنے پر زور دیا

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کے روز گورنروں پر زور دیا کہ وہ مرکز اور ریاستوں کے درمیان ایک موثر پل کا کردار ادا کریں، لوگوں اور سماجی تنظیموں کے ساتھ بات چیت کو فروغ دیں تاکہ پسماندہ افراد کو شامل کیا جا سکے۔ یہ اپیل گورنروں کی دو روزہ کانفرنس کے دوران سامنے آئی جس کا افتتاح اور صدارت صدر دروپدی مرمو نے یہاں راشٹرپتی بھون میں کی۔ اپنے خطاب میں وزیر اعظم مودی نے خاص طور پر قبائلی علاقوں میں بہبود کو فروغ دینے میں گورنر کے آئینی کردار پر زور دیا۔ صدر مرمو نے مودی کے جذبات کی بازگشت کرتے ہوئے جمہوریت کے ہموار کام کے لیے ریاستوں میں مرکزی ایجنسیوں کے درمیان بہتر تال میل کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے گورنرز پر زور دیا کہ وہ قومی تعلیمی پالیسی کو نافذ کرنے میں مدد کریں اور جامع ترقی پر توجہ دیں۔ کانفرنس سے نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے خطاب کیا، جس کا مقصد مرکز اور ریاستی تعلقات کو تقویت دینا اور قومی فلاحی اسکیموں کو فروغ دینا تھا۔ اس میں مختلف اہم مسائل پر سیشنز شامل تھے، جن کے مشاہدات اختتامی سیشن کے دوران شیئر کیے جائیں گے۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں پانی جمع ہونے پر لوک سبھا سکریٹریٹ کی وضاحت

نئی دہلی// لوک سبھا سکریٹریٹ نے جمعرات کو پارلیمنٹ کی نئی عمارت کی مضبوطی کے بارے میں میڈیا رپورٹس میں پیش کیے جانے والے شبہات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ زبردست بارش کے دوران عمارت کی لابی کے اوپر گلاس ڈوم کو فکس کرنے کے لئے استعمال کیا جانے والا ایڈہیسو کے تھوڑا ہٹ جانے کی وجہ سے لابی میں پانی کا معمولی رساؤ ہو گیا تھا۔ سکریٹریٹ ذرائع کے مطابق سوشل میڈیا پر یہ بھی دیکھا گیا کہ نئے پارلیمنٹ ہاؤس کے مکر گیٹ اور اطراف میں پانی جمع ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گرین پارلیمنٹ کے تصور کے مطابق نئی پارلیمنٹ ہاؤس کی لابی سمیت عمارت کے کئی حصوں میں شیشے کے گنبد نصب کیے گئے ہیں تاکہ پارلیمنٹ کے روزمرہ کام کاج میں وافر قدرتی روشنی کا استعمال کیا جا سکے۔ ذرائع کے مطابق بدھ کو ہونے والی شدید بارش کے دوران عمارت کی لابی کے اوپر شیشے کے گنبد کو ٹھیک کرنے کے لیے استعمال ہونے والا چپکنے والا مواد تھوڑا سا ہٹ گیا جس سے لابی میں پانی کا معمولی اخراج ہوا۔ تاہم اس مسئلے کا بروقت پتہ چلا اور فوری طور پر ضروری اقدامات کیے گئے۔ اس کے بعد پانی کا مزید رساؤ نہیں دیکھا گیا

گیسٹروچیسس میں مبتلا نومولود کا کامیاب علاج

نئی دہلی// قومی دارالحکومت علاقہ کے ایک نجی اسپتال میں پیدائشی عارضے" گیسٹروچیسس" کے ساتھ پیدا ہونے والی ایک نوزائیدہ بچی کا کامیابی سے علاج کیا گیا ہے۔ گروگرام کے میدانتا اسپتال میں پچھلے ہفتے کیے گئے اس علاج نے گیسٹروچیسس میں مبتلا ایک نوزائیدہ بچے کی جان بچائی گئی۔ گیسٹروچیسس ایک نادر پیدائشی عارضہ ہے جس میں پیدا ہونے والے بچے کی آنت جسم کے باہر ہوتی ہے۔ ہندوستان میں گیسٹروچیسس کے ساتھ پیدا ہونے والے بچوں کے بچنے کی شرح 45 فیصد ہے۔ اسپتال کے پیڈیاٹرک سرجری کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شاندیپ کمار سنہا، ڈاکٹر پرتی رستوگی، ڈائرکٹر آف اوبسٹیٹرکس اینڈ گائناکالوجی اور ڈائرکٹر آف نیونیٹولوجی ڈاکٹر کے جے اینٹونی نے جمعرات کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اس بچی کی آنتیں فیلوپین ٹیوب کے قریب پیٹ کی دیوار میں ایک سوراخ کے ذریعے جسم سے باہر نکلی ہوئی تھیں۔

لیبر فورس میں خواتین کی شرکت میں اضافہ ہوا ہے

نئی دہلی// مرکزی وزیر برائے محنت و روزگار منسکھ منڈاویہ آج راجیہ سبھا میں بتایا کہ مرکز کی نریندر مودی حکومت گزشتہ ایک دہائی سے لیبر فورس میں خواتین کی شرکت میں اضافہ کرنے پر کام کر رہی ہے اور اس کا بہتر نتیجہ نکلا ہے۔ وقفہ سوالات کے دوران ایک ضمنی سوال کے جواب میں مسٹر منڈاویہ نے کہا کہ مودی حکومت کو وراثت میں جو کچھ ملا ہے اسے تبدیل کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 2017 میں لیبر فورس میں خواتین کا حصہ 25 فیصد تھا جو اب بڑھ کر 41 فیصد ہو گیا ہے۔ سال 2017- 18 میں دیہی لیبر فورس میں خواتین کا حصہ 27 فیصد تھا جو اب بڑھ کر 40 فیصد ہو گیا ہے اور شہری علاقوں میں بھی یہ 43 فیصد سے بڑھ کر 47 فیصد ہو گیا ہے۔ انہوں

DEVELOPMENT COMMISSIONER (HANDICRAFTS)
Ministry of Textiles, Government of India
SABZAR SOCIAL WELFARE SOCIETY ARCHANDERHAMA
Organizes Gandhi Shlip Bazar (State)
Venue at Sangermal Shopping Complex
(SC Category)
Ek desh,kay pardesh aur uss se bhi zyada qasab, sab milay ge ek sath ek he jagah per. ek naayab numayish kay liya.
Office of the Development Commissioner (Handicrafts) Ministry of Textiles Govt of India lay kay aya hi Gandhi Shlip Bazar (State) at Sangermal City Centre Srinagar. 01 se 10 August kay beech jaha stalls lagayge munfarid Crafts kay jo aapko milaygah munasib quumato pe. Aap be aayay aur kaareegari ki iss azeem numayish ka hissa banay

میں اسلام میں یقین رکھتا ہوں۔ مگر دوسرے مذاہب کا بھی احترام کرتا ہوں / میئر فرہاد حکیم

کلکتہ// مغربی بنگال کابینہ کے سینئر وزیر فرہاد حکیم نے ایک دینی جلسے میں دیے گئے بیان پر اسمبلی میں وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بیان کی غلط انداز میں تشریح کی جا رہی ہے وہ کسی بھی مذہب کی توہین کرنے سے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے ہیں وہ اسلام میں یقین رکھتے ہیں مگر دوسرے مذاہب کا بھی احترام کرتا ہوں۔ انہوں نے بی جے پی اراکین اسمبلی سے کہا کہ یہ یقین کریں وہ سیکولر مزاج سے ہیں۔ خیال رہے کہ گزشتہ مہینے ایک دینی جلسے میں فرہاد حکیم نے ایک متنازع تقریر کی تھی جس میں انہوں نے اسلام کو دنیا کا سب سے بہترین مذہب قرار دیتے ہوئے کہا کہ جو لوگ اسلام کی راہ پر نہیں ہیں انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ فرہاد حکیم کے اس بیان کے بعد سے ہی سیاسی بیان بازی کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ بی جے پی اراکین اسمبلی نے اسمبلی میں اس ایشو کو اٹھایا اور کہا کہ جب تک وہ اس بیان پر معافی نہیں مانگیں گے وہ اسمبلی نہ فرہاد حکیم سے کوئی سوال پوچھیں اور نہ ہی ان کی تقریر کے وقت اسمبلی میں رہیں گے۔ اسپیکر نے بی جے پی کے بائیکاٹ کی دھمکی کے بعد فرہاد حکیم سے وضاحت طلب کی۔ فرہاد نے کہا کہ ان کے تبصروں کی غلط تشریح کی گئی ہے۔ انہوں نے اسمبلی میں موجود شریک اراکین اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک بار بتائیں، کیا آپ ذاتی طور پر مجھے سیکولر سمجھتے ہیں یا نہیں؟ میں ہمیشہ سیکولرازم کی راہ پر گامزن رہا ہوں۔ میں نے مذہبی جلسے میں جو کہا اس پر سیاست کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس بیان پر اپوزیشن پارٹی کے لیڈر شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ انہیں فرہاد کے مذہبی تقریب میں جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن وہاں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ریاستی وزیر بھی ہیں اور میئر بھی ہیں۔ شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ" ہم بھی مختلف مذہبی تقریبات میں بھی جاتے ہیں۔ آپ کسی مذہبی تقریب میں جائیں اور اپنے مذہب کی بات کریں، اس کی تعریف کریں، یہ معمول ہے۔ لیکن آپ دیگر مذاہب کی تنقید نہیں کر سکتے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر کی تقریر کے بعد فرہاد نے وضاحت کی کہ انہیں اس لیے بلایا گیا کیونکہ وہ اس مذہب کے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ میں اسلام میں یقین رکھتا ہوں، میں درگا پوجا اور کالی پوجا میں بھی شامل ہوتا ہوں۔ اس پر بحث کرنا مناسب نہیں۔ میرا کسی کو تکلیف دینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ خیال رہے کہ فرہاد حکیم ایک بڑی درگا پوجا کمیٹی کے سرپرستوں میں سے ایک ہے۔ چیتلا اگرانی کی درگا پوجا کو فرہاد کی پوجا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں کلکتہ کے میئر کو 25 دسمبر کو کرسمس کے مختلف پروگراموں میں بھی دیکھا گیا۔ فرہاد حکیم کے اس بیان کے بعد سے ترنمول کانگریس میں بھی بے چینی تی۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے بھی اس معاملے پر ردعمل ظاہر کیا تھا۔ کلکتہ ہوائی اڈے پر جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو ممتا نے کہا کہ میں اس کے بارے میں نہیں جانتی۔

ہندوستان کی معیشت 2047 تک 55 ٹریلین امریکی ڈالر تک پہنچنے کا امکان

نئی دہلی// بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور بھارت کے سابق چیف اکنامک ایڈوائزر کے وی سبرامنیم کے مطابق، اگر بھارت 2047 تک 55 ٹریلین امریکی ڈالر کی معیشت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اگر وہ 8% سالانہ ترقی کی شرح کو برقرار رکھتا ہے۔ سبرامنیم کی پیشین گوئی کئی عوامل پر مبنی ہے، بشمول ملک کی افراط زر کو نشانہ بنانے کی پالیسی 2016 سے لاگو کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں افراط زر میں نمایاں کمی ہوئی ہے اور کرنسی زیادہ مستحکم ہوئی ہے۔ یہ کمپاؤنڈنگ کی طاقت کے ساتھ مل کر پچھلے تخمینوں کے مقابلے میں زیادہ شرح نمو کا باعث بنتا ہے۔ 8% شرح نمو اور کنٹرول شدہ افراط زر کے ساتھ، ہندوستان کی جی ڈی پی ہر چھ سال بعد دوگنی ہونے کا امکان ہے، جس کے نتیجے میں 2023 اور 2047 کے درمیان چار دگنا ہو جائے گا۔ اس سے ہندوستان کی جی ڈی پی 2023 میں 3.28 ٹریلین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 2047 تک 52 ٹریلین ڈالر ہو جائے گی۔ امریکہ اور چین کے بعد دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت، جس کی فی کس آمدنی 40,000 امریکی ڈالر ہے۔

مالی سال 2025 کی پہلی سہ ماہی میں ہندوستان میں معدنی پیداوار میں نمایاں اضافہ

نئی دہلی// ہندوستان میں اہم معدنیات کی پیداوار، جیسے لوہا اور چونا پتھر، نے مالی سال 2024- 25 کی پہلی سہ ماہی میں خاطر خواہ اضافہ دکھایا ہے۔ وزارت کانکنی کے مطابق خام لوہے کی پیداوار 2023- 24 کے پہلے کوارٹر میں میں 72 ملین میٹرک ٹن سے بڑھ کر مالی سال 2024- 25 کے پہلے کوارٹر میں 79 ایم ایم ٹی ہو گئی، جس میں 9.7 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح چونا پتھر کی پیداوار اسی مدت کے دوران 114 ایم ایم ٹی سے بڑھ کر 116 ایم ایم ٹی ہو گئی، جو کہ 1.8 فیصد اضافے کی نشاندہی کرتی ہے۔

The Urdu Daily

WATTAN

وطن

پردہ کا بدلتا منظر

مذہب اسلام نے جو عزت و شرف عورت (صنف نازک) کو بخشا ہے، بے شک اس کی مثال دوسرے مذاہب میں ملنے سے قاصر ہے۔ بعثت اسلام سے قبل عورتوں کے ساتھ نہایت سوتیلا سلوک کیا جاتا تھا۔ اسے پیدا ہوتے ہی زندہ درگو کر دیا جاتا تھا، اس پر بے جا ظلم کیا جاتا تھا، معاشرہ میں عورت کی حیثیت محض ایک خاک کے پتلہ کی سی تھی۔ جب اسلام کی روشنی ہر سو پھیلی تو اس نے عورتوں کے متعلق پاکیزہ تعلیمات پیش کی۔ اس کے حقوق کا خیال رکھا، اسے مردوں کے برابر کا درجہ دیا۔ جب وہ بچی تھی تو اس کے والدین پر اس کی کفالت کی ذمہ داری ڈال دی، اور اس کی اچھی پرورش تعلیم و تربیت کرنے پر اس کے والد کو جنت کی بشارت دی شادی کے بعد اس کے نان و نفقہ کی ذمہ داری اس کے شوہر کے سپرد کی، اور جب وہ ماں بنی تو اسے نہایت اہم مقام عطا کر دیا۔ جنت کو اس کے قدموں میں ڈال دیا، غرض ہر طرح سے اسلام نے عورت کو تقدس کا تاج پہنایا ہے۔ اگر عبادات کی بات کی جائے تو عبادات میں بھی اللہ کا قرب حاصل کرنے کی جو شرطیں مردوں کے لیے ہے وہی عورتوں کے لیے بھی ہے۔ روزہ، نماز وغیرہ جس طرح اور جتنی مردوں پر فرض ہیں، اتنی ہی عورتوں پر بھی ہیں۔ جہاں کہیں اللہ تعالی نے عورتوں کو رعایت دی وہ ان کی اپنی ذاتی فطرت کے مطابق دی اور جہاں کہیں انھیں کسی چیز سے روکا یا کسی چیز کا پابند بنایا تو وہ ان کے مفاد کو مدنظر رکھ کر بنایا۔ اب "پردہ" کو ہی لے لیجیے۔ عورتیں حسن و حیا کا مرکز ہوتی ہیں، اس کے اندر کشش کی صلاحیت ہوتی ہے۔ عورت کا حسن حفاظت میں رہے اس پر کسی غیر محرم کی ہوس بھری نظر نہ پڑے اس لیے اللہ نے اسے پردہ کا حکم دے کر اس کے حسن، شرم و حیا کی حفاظت فرمائی ہے۔ پردہ کرنے سے عورت کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب وہ پردہ میں ہوتی ہے تو ہر قسم کی غلیظ نظروں سے محفوظ ہوتی ہے۔ اللہ تعالی نے عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر یقیناً اس پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ جب اللہ نے قرآن مجید میں پردہ کا حکم دیا تو فرمایا۔ اے نبی!! مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، یہ ان کے لیے پاکیزگی کا طریقہ ہے اور مومن عورتوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں"۔ (النور 30-31)

"اے نبی! اپنی بیویوں اور مسلمان عورتوں سے کہدو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔" (سورہ احزاب)

مندرجہ بالا آیات کے ترجمہ و مفہوم سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے مردوں و عورتوں کو سب سے پہلے نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا، کیوں کہ زنا کی شروعات نگاہوں سے ہوتی ہے۔ سورہ احزاب میں اللہ نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادروں کے گھونگھٹ ڈال کر اپنے حسن زیب و زینت کی حفاظت کریں۔ یعنی اپنے چہرہ اور جسم کو اس طرح ڈھانکے کہ اس کا حسن اور زینت ظاہر نہ ہو۔ جسے "پردہ" کرنا کہتے ہیں۔ پردہ (نقاب) مطلب مخفی کرنا، چھپانا۔ عورت کا پردہ کرنا یعنی اس کے حسن اس کی زینت کا چھپنا۔ یہی پردہ کا مقصد ہے۔ لیکن اگر موجودہ وقت کے نقابوں پر نظر ڈالی جائے تو کئی سوالات ذہن میں آتے ہیں۔ جیسے کیا واقعی آج کا نقاب پردہ کا کام کر رہا ہے؟؟ کیا موجودہ وقت کا نقاب عورت کے حسن اس کی

زینت کو چھپانے میں کامیاب ہے؟ کیا آج عورت نقاب پہن کر ہوس بھری نگاہوں سے خود کو محفوظ رکھ پا رہی ہے؟؟ یقیناً یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات ڈھونڈے جائے تو پشیمانی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا کیونکہ اس کا جواب صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ "مقصد نقاب فوت ہو گیا ہے"۔ نقاب میں عورتیں بے نقاب ہو گئی ہیں۔ جس طرح کے چست و بھڑکیلے نقابوں کا آج خواتین استعمال کر رہی ہیں اس سے ان کے جسم کے اعضاء مکمل طور سے نمایاں ہو رہے ہیں- اور اس نقاب کے نقش و نگار لوگوں کو اپنی طرف مائل کر رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے نقاب کا استعمال جسم چھپانے کے لیے نہیں بلکہ اس کی نمائش کے لیے ہو رہا ہے۔ سونے پہ سہاگہ والی بات تو یہ ہے کہ چست و بھڑکیلے نقاب پر دوپٹہ بھی چھوٹا و جالی نما جو محض ایک شو پیس بن کر رہ گیا ہے۔ فیشن پرستی و مغربی کلچر میں عورتیں (خاص طور سے نئی نسل کی لڑکیاں) اس قدر ملوث ہو گئی ہیں کہ انھیں اپنی شرم و حیا کی بھی پرواہ نہیں۔ اب وہ نقاب کا استعمال اس لیے نہیں کرتی کہ اللہ نے انھیں پردہ کا حکم دیا ہے بلکہ اس لیے کرتی ہیں کہ نقاب اب فیشن بن گیا ہے۔ اور فیشن کے اس دوڑ میں انھیں آگے بڑھنا ہے پھر چاہے اس دوڑ میں شرم و حیا ہی کیوں نہ پیچھے چھوٹ جائے! غرض یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آج کے نقاب نے نقاب کے معنی ہی بدل ڈالے۔ ہر خواتین کو چاہیئے کہ وہ نقاب کو پردہ ہی سمجھ کر استعمال کریں۔ اسے فیشن کے طرز پر نہیں بلکہ احکام خدا کے طرز پر اختیار کریں اللہ تعالی نے جو احکامات بندوں کو دیے ہیں، ان احکامات کو ماننا اس پر عمل کرنا، یہی ایمان کا تقاضہ ہے۔ لہذا خواتین پردہ کے حکم کو ایمان کا تقاضہ سمجھیں اللہ تعالی نے عورتوں کو پردہ کا جو حکم دیا ہے وہ اس کے حق میں بہت بہتر ہے، اس لیے اس حکم کو تسلیم کر اپنے حسن و حیا کی حفاظت کرے نہ کے نقاب میں بے نقاب ہو کر اپنے حسن و ایمان کو پارہ پارہ کریں۔

عالمِ انسانیت فتنہ دجالیت کی زد میں

شہباز رشید بہورو

احادیث صحیحہ میں دجال کے متعلق واضح پیشن گوئیاں موجود ہیں۔ ان پیشن گوئیوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اسیح الدجال دجل، دھوکہ، فریب، جھوٹ اور شیطانی قوتوں کا پیکر ایک یہودی شخص ہوگا جس کا خروج قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہوگی اور اس کا خروج قیامت کے قریب ہوگا۔ دجال ایک آنکھ کا کانا اور اس کے ماتھے پر کافر مرقوم ہوگا اور آخر کار مقام لد پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مقتول ہوگا۔ خیر دجال کی شخصی صفات کیا ہیں؟ وہ اس وقت کہاں ہے اور کب اس کا خروج ہوگا؟ وہ ہمارے مضمون کا حصہ نہیں البتہ دجال کی آمد سے پہلے جو دنیا میں دجالی ہنگامہ برپا ہوگا اس کا مختصر سا خاکہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دجال پوری د... کو فتنہ و فساد، شر و ہنگامہ سے بھر دے گا۔ دجال شیطا... کے تیروں میں سے آخری تیر ہوگا جو وہ انسانوں کو ر... راست سے ہٹانے کے لئے استعمال کرے گا لیکن... شیطان اپنے اس آخری معرکے میں ذلیل و رسوا ہو... رہے گا۔ شیطان اپنے اس آخری مہیب ترین ہتھیار... نمائش کے لئے اپنے انسان نما ساتھیوں کے ساتھ سٹیج تی... کر رہا ہے۔ یہ سٹیج چھوٹے بڑے فتنوں کے سنگم کا نا... ہے۔ دجال کے خروج سے پہلے جو فتنوں کی بارش عا... انسانیت پر ہوگی ان کا ایک مجموعی نام فتنہ اکبر رکھا جائے... کوئی غیر مناسب بات نہیں ہے کیونکہ دجال اکبر کا فتنہ انسانیت کی تاریخ میں سب سے بدترین فتنہ ہوگا اور ا... فتنے کو دنیا میں ہونے والے ہر فتنے کا موجب اور منبع مانا جاتا ہے۔ اس فتنے کو برپا کرنے کے لئے شیطان اور اس کے ساتھی دنیا میں بے شمار فتنوں کا آغاز کر کے ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی حتی الوسع کوشش کر رہے ہیں۔ دجال اکبر کے فتنے سے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے ترمذی و ابوداود میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جو نبی بھی آیا اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں"۔ دجال کے فتنہ اکبر سے پہلے فتنوں کی بارش ہوگی جسے ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان کیا ہے" بے شک میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کی جگہوں میں فتنے ایسے گریں گے جیسے بارش کے قطرات گرتے ہیں"۔

دجالی فتنہ ایک مومن کے عقیدے پر زوردار وار سے لیکر اس کی عملی زندگی کے ہر شعبے میں اپنا حیرت انگیز اثر ظاہر کرے گا۔ فکر اور عقیدے کو بگاڑنے کے لئے اس کے خروج سے پہلے دنیا میں ویسے بیہودہ اور غیر مفید افکار و نظریات پھیلائے گئے ہیں، جنہوں نے لوگوں کے اذہان کو شک و شبہات کی آماجگاہ بنا دیا۔ جس کی وجہ سے ان کی اصلی قوت فیصل جواب دے چکی ہے اور جس کے نتیجے میں

وہ کوئی بھی صحیح فیصلہ فلاح انسانیت کے تئیں نہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان بیہودہ افکار کی بنیاد پر دنیا میں نظریاتی و عملی جنگ و جدال پیدا ہوا، جس جنگ و جدال سے دنیا کا امن جاتا رہا۔ ان بیہودہ افکار کی بھرمار کا اندازہ انیسویں و بیسویں صدی میں انسان اچھی طرح کر چکا ہے اور انسان نے ان دو صدیوں میں کن کن افکار و نظریات کو اپنایا کہ انسانیت کا سر شرم کے مارے جھک جاتا ہے۔ انسان کو بندر کی اولاد تک کہا گیا، ماں اور بچے کے مابین محبت کو جذبہ شہوت کا مظہر بتایا گیا، قانون کی دنیا میں انسان کو خدا سے اوپر کر دیا گیا، انسان کی بے لگام حریت پر اتنا زور دیا گیا کہ ہم جنس پرستی وجود میں آئی اور عورت کو ننگا کر کے اس کی کھال کو نکالنے کی کامیاب کوشش کی گئی، انسان اپنے خالق کے وجود پر دلائل طلب کرنے لگا وغیرہ وغیرہ۔ ان افکار و نظریات کے جال میں پھنس کر انسان اخلاقی توازن کھو بیٹھا وہ کسی بھی عملی معاملے میں صحیح اور متوازن طرز عمل کو متعین نہ کر سکا اور اسطرح سے گویا غیر متوازن جدید طرز زندگی قیام عمل میں آیا، جو جدید طرز دراصل مغربی طرز حیات ہے۔ ڈاکٹر مراد ہوف مین نے اسی جدید دنیا کے متعلق لکھا ہے: مغربی دنیا کی فکر چند سیکولر پیغمبروں کی تعلیمات پر تعمیر ہوئی ہے۔ مینول کانٹ (Immanuel Kant), کارل مارکس (Karl Marx), ڈارون (Darwin), فرائڈ (Freud), نیٹشے (Netsche), آئنسٹائن (Einstein)…. کانٹ کی تعلیمات کے مطابق افکار و نظریات محض مادی احوال کی پیداوار ہوتے ہیں۔ ڈارون نے یہ یقین پیدا کیا کہ انسانیت کی پیدائش اور ارتقاء ایک غیر منصوبہ بند اتفاقی واقعہ ہے۔ فرائڈ ایک خوش کن پیغام کا علمبردار بن کر ظاہر ہوا اس نے کہا کہ انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار اور جوابدہ نہیں ہے اسے اپنی ہر خواہش اور ہوس کی تکمیل کر لینا چاہئے۔ آئنسٹائن نے لوگوں کو قائل کیا کہ ہر چیز کسی نہ کسی چیز سے متعلق ہے"۔ مغرب (West) میں دجال کے فتنہ اکبر کی نظریاتی سطح تیار ہوئی جس کی وجہ سے عام طور پر مغرب کے لوگ ذہنی تناؤ کا شکار رہتے ہیں اور ہر ایک کو ماہر نفسیات کی ضرورت لاحق رہتی ہے۔ خصوصاً مغرب کا سیاسی طبقہ اس نظریاتی کشمکش میں مبتلا ہو کر اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا۔ ذہنی توازن کھو بیٹھنے کے بعد جو کارستانیاں مغرب کے سیاسی طبقہ نے کی اس سے پوری دنیا واقف ہے۔ مغرب میں جو معاشرتی بحران پیدا ہو چکا ہے اس کا مشاہدہ تو ہر وہ کوئی کرتا ہے جو وہاں جاتا ہے۔ اس نسبت سے ایک واقعہ ہندوستان کے نامور عالم دین مولانا سجاد نعمانی بیان کرتے ہیں۔ کہ میں امریکہ میں دعوت کے سلسلے میں گیا ہوا تھا تو جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گاڑی میں چل رہا تھا تو ہر چوراہے پر بوڑھے مرد و خواتین ہر گاڑی کو روکنے کے لئے ہاتھ دیتے ہوئے نظر آئے، ...ں نے اس معاملے کے بارے میں اپنے احباب سے ...تفسار کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بوڑھے ماں باپ ہیں ...نہیں ان کی اولاد نے old age homes میں ...لا ہے جہاں یہ ایک عرصہ دراز سے اپنی اولاد کا چہرہ ...یکھنے اور باتیں کرنے کو ترستے ہیں لیکن ان کی اولاد ...قات کے لئے گاہ بگاہ ہی جاتی ہے۔ اس لئے یہ تنگ ...کر چوراہے پر اپنی دل کی باتیں شیئر کرنے کے لئے ہر ...ی کو پکڑتے ہیں تاکہ انہیں کچھ اطمینان حاصل ہو جائے ...یاتی فکر کی سطح مضبوط ہونے کے بعد دنیا نے ہر طرف ...شوں کے ڈھیر لگتے دیکھے، معصوموں کا قتل عام دیکھا، ...ریبوں پر ظلم و زیادتی دیکھی، مجبوروں پر قہر برستا دیکھا اور ...ر اخلاقی اور غیر قانونی طور پر تیسری دنیا کے بیشتر ممالک کو شکنجہ استعماریت کا شکار پایا۔ مذکورہ سارے episodes دنیا کو مستقل طور پر بدامنی کی آماجگاہ بنا گئے ہیں۔ اسی دجالی فتنہ کا ایک خطرناک دھماکہ گیارہ ستمبر کے حملے کی شکل میں ہوا جس کے بعد دجالی طاقتوں نے مسلمان ممالک میں کیا کچھ کیا وہ سب کے سامنے ہے۔ یارہ ستمبر کے مابعد کا نقشہ عالم اسلام کے ایک جید عالم، تجزیہ نگار اور نابغہ شخصیت ڈاکٹر سمیع اللہ ملک صاحب نے اپنے ایک حالیہ مضمون بعنوان جدید دجال کا نیا جنجال" میں درد بھرے انداز میں لکھا ہے" کاش تاریخ کو گیارہ ستمبر 2001ء کا دن نہ دیکھنا پڑتا جس کے نتیجے میں ملکوں کے ملک اجڑ گئے، شہر ویران کر دیئے گئے، بستیاں برباد ہو گئیں، لاتعداد گھروں کا ملیامیٹ کر دیا گیا،

ادھوری محبت

شیخ داؤد ابن نزیر
(بندوارہ کشمیر)

وہ ادھوری محبت تھی
جو کبھی مکمل نہیں ہو پائی
اب کے وجودی تہہ خانوں میں
آتما بن کے جی رہی ہے
نہ کبھی سوتی ہے
نہ ہمیں سونے دیتی ہے
صرف روتی ہے
ہمیں رلواتی ہے
بھلا! مٹے رشتے کو زندہ کرتی ہے یہ
کیا تھے وہ کیا کہیں ہم
ہم بھی بہت بدلے ہم
دنیا میں اب دو جہاں جیتے ہیں
وہ اپنی ہم دوسری جہاں جیتے ہیں
پھر بھی وہ گم کردہ راہیں
دعوتِ نظارہ دیتی ہے
یادوں کے دریچے کھول کر
اُن سائبان میں چھوڑ دیتی ہے
دل کی ویران دنیا میں
اک ہلچل سی مچ جاتی ہے
بے قراری حد سے بڑھ جاتی ہے
جیسے پھر وہ سایہ بن کے چھپا لیتی ہے
اپنے پیار میں ذرا تھام لیتی ہے
پل بھر میں خوشیوں کی دنیا
اس کی آنچل میں جی لیتے ہیں
پھر دما دم فراق کی بارش میں
عدم ہو جاتے ہیں
نہ وہ رہتے اور نہ ہم
جیسے کبھی تھے ہی نہیں ہم
وہ ادھوری محبت تھی
جو کبھی مکمل نہیں ہو پائی

اب وہ وقت نہیں ہے!

شیخ خالد زاہد

اب وہ وقت نہیں ہے، یہ وہ جملہ ہے جو عمر کے ہر حصے میں سماعتوں کی زینت بنتا ہے کبھی تلخ لئے ہوتا ہے تو کبھی طنز کے زہر میں بجھا ہوا ہوتا ہے اور شائد کبھی خوشگوار احساس بھی لے آتا ہے۔ اب وہ وقت نہیں ہے یہ وہ جملہ ہے جو ہوش سنبھالنے سے لیکر اپنے والد کے حیات رہنے تک ہماری سماعتوں کی زینت بنتا رہا۔ عمر کی ناپختگی اور ناتجربہ کاری سمجھ لیجئے کہ ہمیشہ اس جملہ کی مخالفت کی، کبھی اعلانیہ اور کبھی بس دل میں ہی۔ اس جملے کیساتھ بیشمار لاحقے بھی ہوا کرتے جیسے اب وہ وقت نہیں جب خلیفہ جی فاختہ اڑایا کرتے تھے، اب وہ وقت نہیں جب چار آنے میں بہت سارا سودا آ جایا کرتا تھا وغیرہ وغیرہ اور آج یہ جملہ ہم بہت حسرت کیساتھ ادا کر رہے ہیں کہ اب وہ وقت نہیں جب بچے اپنے بڑوں کے آنکھوں کے اشارے سے ڈر جایا کرتے تھے۔ ان ہی بچوں نے اس جملے کو بھی جدیدیت بخشی ہے ایک دادا نے اپنے پوتے سے کہا کہ ہمارے وقت میں تو تھوڑے سے پیسوں میں بہت سارا سامان آ جایا کرتا تھا تو پوتے نے دادا سے کہا کہ دادا اب دکانوں میں کیمرے لگے ہوتے ہیں۔ ابھی دس پندرہ سال پرانی بات ہے کہ ہم دس پندرہ دوست روزانہ گھنٹوں ساتھ بیٹھا کرتے تھے (ہمیں نہیں معلوم تھا کہ ہمارے پیروں میں سفر بندھے ہیں) اور دنیا جہان کے معاملات زیر بحث آتے تھے، اختلافات بھی ہوتے تھے اعتراضات بھی اٹھائے جاتے تھے لیکن وقت ایک ساتھ ہی گزرتا تھا۔ وہ وقت بھی تھا جب بے خوف بچے گلیوں میں کھیلا کرتے تھے، دوپہر کے وقت تیز دھوپ میں مسجدوں میں قرآن پڑھنے بچوں کے غول کے غول جایا کرتے تھے کوئی غول کسی مسجد میں جاتا تھا اور کوئی غول کسی مسجد میں کبھی کبھی دوڑیں لگا کرتی تھیں کہ مسجد میں پہلے کون داخل ہوگا اور پھر جب مسجد سے چھٹی ہوتی تھی تو شور مچاتے بھاگتے مسجد سے باہر نکلتے، کبھی کبھی ٹڈیوں کو جنہیں ہیلی کاپٹر بھی کہا جاتا تھا پکڑنے کھڑے ہو جاتے کوئی کسی کو اپنا سامان پکڑواتا اور ہیلی کاپٹر پکڑ کر دینے کا وعدہ کرتا ایسے ہی سب اپنے اپنے گھر چلے جاتے گھر میں کیا ہے کیا نہیں کوئی فکر کی بات نہیں تھی۔ کچھ دیر کے بعد ٹیوشن جانے کا وقت ہو جاتا تھا اور اسی طرح سے ایک دوسرے کو جمع کرتے ٹیوشن پڑھنے پہنچ جاتے تھے کس نے کیا پہنا کس نے کیا کھایا کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ ٹیوشن میں ایک ہنگامہ برپا کر کے رکھتے تھے پٹائی بھی ہوتی تھی مرغے بھی بنتے تھے لیکن جب چھٹی ہوتی تھی پھر وہی شور کرتے ہوئے اپنے اپنے راستے ناپتے بھاگتے گھروں کو پہنچ جاتے تھے، ان ساری مصروفیات کے باوجود دن میں کچھ وقت آرام کا بھی مل جاتا تھا جسکا کسی کو کوئی ہوش نہیں ہوتا تھا مگر امی کی ڈانٹ ڈپٹ کی وجہ سے کرنا پڑتا تھا۔ اتنی بے قاعدگی کے باوجود سب کچھ قاعدے سے ہوتا جاتا تھا۔ دن گزر جاتا تھا دن گزر گئے لیکن اب وہ وقت نہیں ہے۔ ایسا نہیں کہ آج بچے نہیں ہیں بچے تو بہت ہیں لیکن بچپن نہیں ہے وہ بچوں کی معصومیت نہیں ہے۔ اب وہ وقت نہیں ہے، اب ہم تمام دوست پیروں میں سفر لئے کہیں کہیں پہنچ چکے ہیں اور یہ سفر ابھی جاری ہے اب ہم سالوں میں کبھی بیٹھتے ہیں لیکن شائد ہی کبھی پورے ہوئے ہوں جب بھی جو بھی دستیاب ہوتا ہے مل کر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر سے اپنے آپ کو پندرہ سال کم عمر محسوس کرنے لگتے ہیں۔ آج دنیا کی ترقی انتہائی بلندی پر پہنچ چکی ہے ملاقاتوں کے لاتعداد ذرائع ہمارے پاس موجود ہیں اور گاہے بگاہے رابطے ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن اس جملے کی حقیقت اور بہت ساری باتوں کی طرح اپنے وقت پر ہی سمجھ آئی، جب پہلی دفعہ اپنے بچے کو کہا کہ بیٹا زیادہ وقت باہر نا رہا کرو حالات ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اب وہ وقت نہیں رہا۔ آخر یہ وہ وقت کون سا ہے جس کا ذکر ہر دور میں اور تقریباً ہر فرد ہی کرتا سنائی دیتا ہے کہیں یہ وہی وقت تو نہیں ہے جس کا ذکر اللہ رب العزت نے زمانے کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ انسان خسارے میں، اپنے اس خسارے کو چھپانے کیلئے الزام زمانے یا وقت پر ڈال دیتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو وقت گزر چکا ہوتا ہے وہ اچھا دکھائی دیتا ہے (انسان کو ہر اس شے سے ہمدردی ہو جاتی ہے جو اسکے پاس سے جا چکی ہوتی ہے)۔ پھر وقت کا گزر جانا تو بہت ہی تکلیف دہ عمل ہے گزرتا ہوا وقت اس بات احساس اجاگر کرتا جا رہا ہوتا ہے کہ دنیا کی زندگی مختصر ہوتی جا رہی ہے اس لئے انسان اپنے ساتھ والوں یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ جس وقت میں وہ خود چھوٹا تھا وہ وقت بہت اچھا تھا، اگر حقیقت پر مبنی تجزیہ کیا جائے تو جس سے کہا جا رہا ہے اس وہ گزرتا ہوا وقت اچھا ہے کیونکہ یہی وہ وقت ہے جب اسے اس بات احساس کرنے کا بھی وقت نہیں ہے۔ اس ایک جملے کا تعلق اس دور کے معاشرتی، معاشی، سیاسی اور نجی حالات سے ہے۔ اگر سب معاملات توازن میں چلینگے تو کسی کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اب وہ وقت نہیں رہا۔ اس جملے سے جان چھڑانے کی کوشش کر کے دیکھ لیں، بہت مشکل ہے کہ یہ ساتھ چھوڑ دے۔ ایسے بہت سارے معاملات ہم نے اپنے اور لادے ہوئے ہیں جسکی نا کوئی مذہبی حیثیت ہے اور معاشرتی صرف اسلئے کہ لوگ کیا کہینگے ہم بدل نہیں سکتے رد نہیں کر سکتے۔ مضمون کا اختتام کرنے لگا تھا کہ کرائسٹ چرچ، نیوزی لینڈ کے اندوہناک سانحے کی وڈیو موصول ہوئی دل غم سے نڈھال ہو گیا ہے کس بے دردی سے عبادت گاہ میں گھس کر اندھا دھند گولیاں چلائی ہیں اور سربسجود لوگ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔ یہ بھی ایک فرد کی تاریخی دہشت گردی ہے جس نے مسلمانوں سے نفرت کا اظہار اتنی بے دردی سے کیا ہے کہ الفاظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ دنیا مسلمانوں کے خون کو خون ماننے کیلئے تیار نہیں ہے اس طرح تو یہ دنیا دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ہر قسم کا میڈیا اس منفی عمل کو اس دہشت گرد اور اسکی دہشت گردی کو بھرپور طریقے سے مذمت کرے۔ ایسے واقعات کو روکنے اور مذہبی ہم آہنگی کی راہ ہموار کرنے میں اپنا قلیدی کردار ادا کریں۔ اللہ تمام شہداء کے لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

تحریر
ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بھارت مختلف مذاہب، تہذیبوں اور زبانیں بولنے والوں کا ملک ہے۔ کھان پان، رہن سہن، رسم ورواج ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہوئے بھی سب کو اپنانا اور اپنے دامن میں جگہ دینا اس کا مزاج ہے۔ جسے ہم وسیع القلبی اور وسیع المشربی کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو بھی آیا وہ یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ جسے دنیا نے ٹھکرایا اسے بھی اس ملک نے اپنے اندر سما لیا۔ اس طرح یہاں کے لوگوں کی میزبانی ضرب المثل بن گئی۔ دنیا کے مختلف ممالک کے لوگ یہاں آ کر نہ صرف بسے بلکہ وہ اس سرزمین کا ایسا حصہ بن گئے جسے پہچاننا بھی مشکل ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں کہیں بھی کوئی نظریہ، تصور یا تہذیب وجود میں آئی تو اس کی جھلک بھارت میں دکھائی دی۔ یہاں ایسے افراد بھی رہتے ہیں جن کی ثقافت قصہ پارینہ بن چکی لیکن وہ اور ان کا کلچر یہاں زندہ ہے۔ تمام طرح کے اختلافات کے باوجود سب انڈین ہیں۔ اسی کو گنگا جمنی تہذیب (کمپوزٹ کلچر، انیکتا میں ایکتا یا یونٹی ان ڈائیورسٹی) کہا جاتا ہے۔ گاندھی جی کے نزدیک بھی مذاہب محترم تھے۔ وہ کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو کمتر نہیں سمجھتے تھے۔ اپنی تقریروں میں وہ ویدوں کے ساتھ قرآنی آیات بھی بیان کرتے۔ دیگر مذاہب کے اقوال ملک میں سماجی اور سیاسی رواداری قائم رکھنے میں معاون تھے۔ البتہ ایک طبقہ ان کی مثبت سوچ کا مخالف تھا مگر گاندھی جی جانتے تھے کہ سب کو ساتھ لیے بغیر ملک کو انگریزوں سے آزاد نہیں کرایا جا سکتا۔

آزادی تو مل گئی لیکن نسلی تعصب، نفرت، ہندو شدت پسندی، فرقہ وارانہ تفریق اور ہندو مسلم فسادات نے ملک کو تقسیم کر دیا۔ ہندو لفظ کے آسرے عوام کو بیدار کرنے، مذہبی شدت پیدا کرنے اور ہندو راشٹر کے تصور سے واقف کرانے کی شروعات **1857** سے پہلے ہی رفارمسٹ موومنٹ کے ذریعہ ہو چکی تھی۔ اس کام کے لیے برہمو سماج، آریہ سماج، ہندو جاگرتی سبھا جیسی اصلاحی تنظیمیں وجود میں آئیں۔ ابتداء میں یہ تحریک مذہبی تھی۔ جسے بیرون ملک سے پڑھ کر آئے راجہ رام موہن رائے، وویکا نند، اروبندو وغیرہ نے شروع کیا تھا۔ انگریزوں کے اہمیت دینے کی وجہ سے ان کے حوصلے بڑھ گئے۔ **1857** کے بعد اس کا سیاسی چہرہ ہندو مہاسبھا کی شکل میں سامنے آیا۔ ہندو راشٹر وادیوں نے **1870-1880** میں گائے اور ہندی کے نام پر تحریک چلائی۔ جس میں ہندی ہندو ہندوستان کا نعرہ دیا گیا۔ **1885** میں جب کانگریس بنی تو یہ ہندو راشٹروادی اس میں شامل ہو گئے۔ کانگریسی لیڈر لال چند نے پارٹی میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو کانگریس میں شامل کرنے اور آزادی کی تحریک سے جوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے کانگریس پر مسلم (**appeasement** منھ بھرائی) کا بھی الزام لگایا۔ ہندو راشٹر کے نظریہ کو **1909** میں پنجاب ہندو مہاسبھا بننے کے بعد تقویت ملی۔ الگ الگ صوبوں میں ہندو مہاسبھائیں قائم ہوئیں۔

اکھل بھارتیہ سرودیشیہ مہاسبھا **1915** میں بننے کے بعد ہندو راشٹر کا سوال اور زور سے اٹھایا جانے لگا۔ مہاسبھا کا ماننا تھا کہ بھارت ہندو راشٹر ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اپنے حقوق، مذہبی شناخت اور حصہ داری کی بات کرنے کا حق نہیں ہے۔ انہیں آزادی کی تحریک سے بھی نہیں جوڑنا چاہیے۔ ہندو راشٹروادی مسلمانوں کو اپنا سب سے بڑا دشمن مانتے تھے۔ وہ انگریزوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑنا چاہتے تھے۔ اس نظریہ کو اعلیٰ ذات کے ہندو، زمیندار اور راجہ، مہاراجہ آگے بڑھا رہے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ہندو سماج میں موجود طبقہ واریت (ذات، پات کا نظام) چھوا چھوت کا علاج اسلام اور مسلمانوں کے پاس ہے۔ ہندو دلت اور کمزور طبقات ان کے ساتھ نہ چلے جائیں۔ وہ ساوتری بائی پھولے اور جیوتی با پھولے کے ذریعہ دلتوں کو اوپر اٹھانے کی کوششوں سے بھی خائف تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر کمزور طبقات پڑھ لکھ کر شہروں میں مزدور بن جائیں گے تو ان کے کھیت کھلیان میں کون کام کرے گا۔ دوسری طرف ہندو شدت پسندی، مذہبی عصبیت اور فسادات کی وجہ سے مسلمانوں میں یہ احساس پیدا ہوا کہ ہندو اکثریت مسلمانوں کو اقتدار میں حصہ داری نہیں دے گی اور نہ ہی ان کے حقوق محفوظ رہیں گے۔ اس کا مسلم لیگ نے فائدہ اٹھایا۔ مسلم لیگ بھی اعلیٰ ذات کے مسلمانوں اور زمینداروں کی جماعت تھی۔

بہر کیف ہندو راشٹر کے تصور، مذہبی نفرت، تفریق اور تمام شدت پسندی کے باوجود گاندھی جی کی سوچ غالب رہی۔ گاندھی اور جواہر لال نہرو نے سوچ سمجھ کر جمہوری نظام نافذ کیا۔ جس میں سبھی کے حقوق اور ضروریات کا خیال رکھا گیا۔ مسلمانوں کی اکثریت تقسیم ملک کی مخالف تھی۔ انہوں نے تقسیم کو روکنے کے لیے دہلی میں بڑے بڑے احتجاج بھی کیے تھے۔ مگر بٹوارے کے اعلان سے عام مایوس ہی نہیں ہوا بلکہ اس کی ہمت ٹوٹ گئی۔ دوسری طرف ملک میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو گئے۔ گاندھی جی فسادات روکنے میں لگ گئے، اس افراتفری کے عالم میں سید محمود، اللہ بخش، عبدالقیوم انصاری، ڈاکٹر مختار انصاری، مولانا آزاد نے مسلمانوں کی ہمت بڑھائی۔ ان کی کوشش سے بڑی تعداد میں مسلمانوں نے بھارت میں ہی رہنا تسلیم کیا۔

آزادی کے بعد کئی موقع ایسے آئے جب ہندو خاص طور پر شدت پسندوں اور مسلمانوں کے درمیان ڈائیلاگ کی فضا ہموار ہوئی۔ لیکن بات ہر چند آگے نہیں بڑھ سکی جبکہ کلیہ یہ ہے کہ ترقی کے لیے سب کا ساتھ ناگزیر ہوتا ہے۔ اور جمہوریت میں تو ایک ادنیٰ شہری بھی ایک اکائی مانا جاتا ہے۔ اس بات کا ادراک اب شاید آر ایس ایس کو بھی ہو چلا ہے۔ اسی لیے ان کی گفتگو محتاط ہو گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ ساورکر کے نفرت زدہ دو قومی نظریہ کی بنیاد پر موجودہ حکومت بھارت کو ہندو راشٹر بنانے کے ایجنڈے پر گامزن ہے۔ لیکن ایک تبدیلی جس کا ذکر ضروری ہے کہ سنگھ کے سربراہ کے سدرشن نے گول والکر کی کتاب بنچ آف تھاٹ سے اس حصہ کو نکال دیا۔ جس میں مسلمان، عیسائی اور کمیونسٹوں کو ملک کا دشمن بتایا گیا تھا۔ اور اب موجودہ سرسنگھ چالک ڈاکٹر موہن بھاگوت نے مسلمانوں کی لنچنگ کرنے والوں کو ہندوتوا کا دشمن بتایا ہے۔ انہوں نے خواجہ افتخار احمد کی کتاب کا اجراء کرتے ہوئے کہا کہ سب کا ڈی این اے ایک ہے۔ ہندو مسلمانوں کے پرکھے ایک ہیں۔ اتحاد کے بغیر ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ ہم جمہوری ملک میں رہتے ہیں اگر کوئی ہندو یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کو یہاں نہیں رہنا چاہیے تو وہ ہندو نہیں ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ ڈائیلاگ کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے مل کر مسائل کو حل کرنے پر زور دیا۔

موہن بھاگوت کے اس بیان کا پورے ملک میں خیر مقدم ہوا۔ لیکن نفرت کا جوالا دو کئی دہائیوں سے سلگ رہا ہے اس کے کثیف دھوئیں میں ڈاکٹر بھاگوت کا بیان گھٹ کر رہ گیا۔ انہیں ہندوووادی سوچ رکھنے والوں کی ناراضگی کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

روزنامہ وطن سرینگر

پانی کے ذخائر کوڑے دانوں میں تبدیل

حکومت کے پاس تحفظ کے حوالے سے کوئی پالیسی نہیں

ایک زمانہ تھا جب وادی کی آبگاہوں، ندی نالوں، دریاؤں اور چشموں کا پانی مثل شیشہ صاف وشفاف ہوا کرتا تھا۔ ہمارے طبیب مریضوں کو مخصوص ندیوں یا چشموں کا پانی پینے کی صلاح دیا کرتے تھے کیونکہ ان آبی وسائل کا پانی آب حیات سے کم نہ ہوا کرتا تھا۔ انہی آبی وسائل کو دیکھتے ہوئے دنیا کے بیشتر ممالک کے ساتھ ساتھ بھارتی سیاح بھی وادی کی سیر کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے تھے۔ وادی کے اطراف واکناف میں ایسے سینکڑوں چشمے اور ندیاں تھیں جنہیں اپ کے میٹھے اور صاف وشفاف پانی کی وجہ سے مختلف شعراء نے اپنی نظموں میں جگہ دے کر مقامی فوک لور کا ایک ناقابل تنسیخ حصہ بنا دیا۔ مگر ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم سے یہ پانی کے وسائل جیسے برداشت نہیں ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے شہر وگام میں لوگوں نے اولین فرصت میں ان آبی وسائل کو قبضے میں لینے کا سلسلہ شروع کر دیا اور پھر ان پر مکانات، شاپنگ کمپلیکس اور دیگر تعمیرات کھڑا کر کے ان بیش قیمتی وسائل کو ناپید کر دیا۔ آج ڈھونڈنے سے بھی وادی کے کسی علاقے میں کوئی ایسا آبی ذخیرہ نہیں ملتا جس کا پانی مقامی لوگ بڑے شوق کے ساتھ استعمال کرتے ہوں اور جس پر ہمیں فخر ہو۔ ہماری خودغرضی کا حال یہ ہے کہ ہم نے اس عظیم قومی ورثے کو دیکھتے ہی دیکھتے ختم کر دیا اور اب وہی پانی جو کبھی ہم مفت میں حاصل کرتے تھے، حاصل کرنے کے لئے ہمیں رقم کثیر خرچ کرنا پڑتی ہے اور اس کے باوجود بھی ہم اُس معیار کا پانی حاصل نہیں کر پاتے ہیں۔ تمام تر دیہی علاقوں میں گھروں کے اندر سے اور مویشیوں کے اصطبلوں سے نکلنے والا بدرو ہم نے ندی نالوں کے سپرد کر دیا ہے اور پھر ہم اپنے آپ کو پڑھے لکھے اور دیندار گردانتے ہیں۔ ہم سے کسی کو بھی اس بات کا رائی برابر احساس نہیں ہے کہ آبی وسائل کو آلودہ کرنے کے نتیجہ میں ہم درجنوں ایسی بیماریوں کو جنم دیتے ہیں جن سے جانبر ہونے میں پھر ہمیں زرکثیر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مہذب قوں سے ہم بھی کوئی چیز سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے اور نا ہی ہم قدرتی وسائل کی قدردانی کا گر جانتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمیں ایک لیٹر پانی بیس روپے میں خرید کر بھی وہ معیار مہیا نہیں ہوتا ہے جو معیار ندی بہتے پانی کا کسی زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ وادی کشمیر میں مختلف آبی وسائل ہیں جن میں سر، دریا، جھیل، چشمے، کنویں اور ندی نالے ہوتے ہیں اور صرف دو دہائی قبل یہاں لوگ انہیں وسائل سے پانی حاصل کر کے اپنی زندگی گذارتے تھے لیکن ان آبی وسائل کے نزدیک رہنے والے افراد کوڑا کرکٹ ڈالنے میں بے لگام ہوئے ہیں اور یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ انہیں گاربیج ڈمپنگ بنایا گیا ہے اور سرکاری سطح پر اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ جبکہ کئی سال قبل دریائے جہلم میں ڈرجنگ کی جاتی تھی جبکہ ندی نالوں اور کنوں وچشموں کی صفائی کا اہتمام کیا جا رہا ہے لیکن اب وہ کام بھی معدوم ہوا ہے۔ آبی وسائل ہمارے لئے قومی اثاثہ ہیں، لیکن جو لوگ ان کے کناروں یا ان کے اندر کوڑا کرکٹ ڈالتے ہیں ان کو یہ احساس نہیں ہے کہ وہ کس عظیم گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ گندوغلاظت کو ٹھکانے لگانے کے لئے مخصوص جگہوں کا تعین کرنا لازمی ہے۔ آبی ذخائر اور آب رواں کے گردونواح یہ اس میں کوڑا کرکٹ ڈالنے سے یہ نعمتیں ہم سے چھن جاتی ہیں لیکن خود غرض اور ناشائستہ لوگوں کو اس کا ہرگز کوئی احساس نہیں ہے۔ کئی دہائی قبل یہاں کے لوگ دریاؤں، ندی نالوں، چشموں، کنوں اور آبی سروں کا پانی پینے اور دیگر کاموں کے لئے استعمال کر رہے تھے ۔لیکن آجکل ان آبی وسائل کے پانی کو لوگ ہاتھ لگانا بھی پسند نہیں کرتے ہیں کیونکہ شہر ودیہات اور قصبہ جات میں ان کا پانی گندہ آلودہ اور مضر صحت بن گیا ہے کیونکہ تمام کوڑا کرکٹ اور گھروں کے بیت الخلاء ودیگر پانی کی ترسیل انہی ندی نالوں اور دریاؤں میں جاتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومتی سطح پر اس سنگین مسئلہ کے حوالے سے مہم شروع کی جانی چاہئے اور تمام تر لوگوں کو اس بات کا مکلف بنایا جانا چاہئے کہ وہ گھروں سے نکلنے والا کوڑا ندی نالوں میں نہ ڈالیں۔ خلاف ورزی کرنے والے افراد کے خلاف کاروائی کی جانی چاہئے۔

مہنگائی سے پریشان غریب۔۔

تحریر
سلمی راضی

خطرناک اور مہلک کرونا وائرس کی دوسری لہر نے ہندوستان کو جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔ شاید ہی تاریخ میں ایسی کسی غیر محسوس طرح کی وباء نے اتنے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہوگی۔ ہر طرف یہی زور اور شور تھا اور آج بھی ہے کہ سرکاری ھدایات پر عمل پیرا ہوں۔ چوک چوراہوں اور گلی بازاروں میں پولیس اور نیم فوجی دستوں کا پہرہ دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ بظاہر کوئی جانی دشمن حملہ آور ہونے والا ہے۔ اکیلے یا اجتماع، پیدل ہوں یا سوار، غریب ہو یا امیر، عورت ہو یا مرد سب کو ایک ہی دوہائی تھی کہ ماسک پہنیں، سماجی دوری رکھیں، بار بار ہاتھ دھوئیں، سینیٹائیزر کا استعمال کریں۔ اب جس وبا کو روکنے کے لیے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے، کیا زمین پر وہ بھی ڈھنگ سے ہو رہا ہے؟ آخر کیوں لوگ ویکسینیشن اور اپنا کرونا ٹیسٹ کروانے سے بھاگ رہے ہیں؟ کیا انتظامیہ اور طبعی محکمہ نے عوام کی جانکاری کے لیے کوئی جانکاری کیمپ لگا کر انہیں بیدار کیا؟ یا پھر طاقت کے بل بوتے سب کچھ کر گزرنا لکھا ہے؟

حقیقت تو یہ ہے کہ کرونا وائرس سے بچاؤ کے اصول وضوابط بھی ٹھیک سے نہ تو بتائے جا رہے ہیں، نہ بتائے جا رہے ہیں اور نہ سمجھائے جا رہے ہیں۔ نہ ہی ان دیہی عوام کو ویکسینیشن اور اپنی جانچ کے فوائد سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔ بس اخبار اور ٹی وی کے ذریعہ اعلان کر دیا جاتا ہے کہ آؤ ویکسین لگواؤ، ٹیسٹ کرواؤ! مگر کہاں اور کیسے؟ اس بارے میں بہت زیادہ ذکر نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ اس حوالے سے کچھ غیر سرکاری تنظیمیں اور آرمی کی جانب سے جانکاری کیمپ لگا کر آگاہی اور فوائد بتائے گئے ہیں۔ لیکن ابھی طبعی عملہ کی جانب سے کوئی ٹھوس قدم عوام کی آگاہی کے لیے نہیں اٹھایا گیا ہے۔

کچھ ایسا ہی حال جموں وکشمیر کے ضلع پونچھ کی چار تحصیلوں کا بھی ہے۔ جہاں لوگ کرونا وائرس کے ساتھ ساتھ روزمرہ کے مسائل، مصائب اور مشکلات سے گھبرائے ہوئے ہیں۔ ہر طرف سے یہی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ لوگوں کو آسانیاں ہوں۔ سرکاری طور پر بھی اور غیر سرکاری تنظیموں اور سیاسی، سماجی لوگوں کی جانب سے بھی عوام کو یہی واعظ ونصیحتیں کی جا رہی ہیں۔ حالانکہ کرونا کے ساتھ ساتھ دیگر معاملات اور مسائل بھی عوام کو درپیش ہیں جس پر سب خاموش ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے کہ یہاں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ مگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہاں اس لاک ڈاؤن کے نازک ترین دور میں کمزور عوام کو کالا بازاری کرنے والوں نے دونوں ہاتھوں سے لوٹ رکھا ہے۔ بازار میں ناقص اشیاء سرعام دوگنی قیمتوں میں فروخت کی جا رہی ہے۔ اتنا ہی نہیں مسافر کرایہ بھی من مانے طریقے سے اور کہیں تین گنا اور چوگنا وصولا جا رہا ہے۔ غرض مہنگائی آسمان چھو رہی ہے۔ ایسے میں غریب جیے یا مرے، یہ فیصلہ کرنے کی سوچ وچار میں مبتلا ہے۔ اس کے علاوہ عوام کے ساتھ کیا گزر رہی ہے؟ کن مشکلات سے دوچار ہے؟ یا یہ مسائل اور مشکلات کسی کی ملی بھگت سے عوام پر مسلط کئے گئے ہیں؟ عوام کو جواب مطلوب تھا مگر دے گا کون؟

اس حوالے سے جب گاؤں اڑائی کے حاجی نذیر احمد **50** سے بات کی گئی تو ان کا کہنا تھا کہ اس وقت ضلع پونچھ کے اطراف واکناف تمام تر دیہی علاقوں میں اکثر غریب لوگ آباد ہیں۔ کرونا وائرس کی وباء نے ان لوگوں کی زندگیوں کو مزید مشکل میں ڈال دیا ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ دسوں پریشانیوں کے ہوتے ہوئے انتظامیہ بھی کوئی خاص توجہ نہیں دے رہی ہے۔ اگرچہ ضلع ترقیاتی کمشنر پونچھ اندرجیت سنگھ عوامی مسائل پر کام کرنا چاہتے ہیں، لیکن اکیلے ان کے بس میں بھی نہیں ہے کہ وہ سب کچھ کر لیں۔ اس وقت دوسرے مسائل کو الگ چھوڑ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کرونا لاک ڈاؤن میں مسافر گاڑیوں کے کرائے میں بے تحاشا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ منڈی سے لورن، منڈی سے سلونیاں، منڈی سے ساوجیاں، منڈی سے اڑائی اور منڈی سے فتح پور تک ڈرائیوروں نے اپنی مرضی سے کرائے میں اضافہ کر لیا ہے۔ جہاں سومو اور ٹاٹا میجک کا بیس روپیہ کرایا تھا، وہاں آج پچاس روپیہ وصول کیا جا رہا ہے۔ سواریاں معمول سے دوگنی بٹھائی جاتی ہیں۔ سومو میں جہاں صرف سرکاری حکم نامے کے مطابق پانچ سواریاں بٹھانے کی اجازت ہے لیکن یہاں یہ ڈرائیور بے خوف ہو کر سرعام حکم نامے کی دھجیاں اُڑاتے ہیں۔ جب کوئی اس پر سوال اٹھاتا ہے تو بے خوف ہو کر اس کو برا بھلا کہنے کے ساتھ ساتھ ماں بہن کی گالیاں تک دے دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں **29** سالہ نوجوان سماجی کارکن شیراز گیلانی جو سرحدی علاقہ ساوجیاں کے گنتڑ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مطابق اس وقت منڈی سے گنتڑ اسی روپیہ اور ساوجیاں تک سو روپیہ تک کرایا وصولا جا رہا ہے۔ جبکہ لاک ڈاؤن سے پہلے ساوجیاں تک پچاس اور گنتڑ تک تیس روپیہ کرایا لیا جاتا تھا۔ اب دوگنا سے بھی زیادہ لیا جا رہا ہے۔ اوورلوڈنگ کر کے بھی اتنا زیادہ کرایا وصول کرنا انتظامیہ کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بسوں میں چند ایک کو چھوڑ کر کرونا وائرس کے سرکاری احکامات کی کھلے عام دھجیاں اُڑائی جا رہی ہے۔ وہ بھی جہاں بیس روپیہ وہاں چالیس وصول کر رہے ہیں۔

اڑی سلسلے میں محمد اعظم راتھر نے بتایا کہ منڈی سے اڑائی آنے والی دونوں بسوں میں سیٹوں کو برابر کر کے سواریاں کھڑی بھی رہتی ہیں۔ پھر بھی چھ کلومیٹر کا چالیس روپیہ وصول کیا جا رہا ہے۔ غرض کہ ضلع پونچھ کے چپے چپے میں اور تحصیل منڈی کے تمام علاقوں میں چلنے والی ٹاٹا سومو، ٹاٹا میجک، ایکو، وغیرہ میں دوگنا سے زیادہ کرایا وصول کیا جا رہا ہے۔ نہ اوورلوڈنگ پر پولیس انتظامیہ قابو پا سکی اور نہ ہی کرایا متعین کرنے میں آر، ٹی او، یا محکمہ نقل وحمل ہی کامیاب نظر آ رہا ہے۔ ایسے میں ڈرائیور غریب عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔

اوورلوڈنگ کے حوالے سے پولیس آفیسر منڈی اور محکمہ نقل وحمل کے ضلع آفیسر اے، آر، ٹی، او، وٹریفک پولیس بھی ڈرائیوروں کی من مانی پر قابو نہ پا سکی ہے۔ اس حوالے سے ایس ایچ او منڈی نے بتایا کہ ہماری پولیس ہر وقت ہر جگہ ناکے لگانے میں مصروف ہے۔ ہر روز چالان اور گاڑیاں ضبط کرنے کے باوجود بھی ان پر کوئی اثر نہیں ہو پا رہا ہے۔ یہی پر بس نہیں بلکہ دریا سے نکلنے والی ریت بجری پتھر پر بھی من مانی کرایا وصولا جاتا ہے۔ عمارتی لکڑی، فرنیچر، اشیا خوردنی، کپڑے، غرض ہر چیز پر منہ مانگا مول لیا جا رہا ہے۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ھے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ھے۔

The Urdu Daily WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

صفحہ اول سے آگے

101
نے جموں وکشمیر کی اندرونی طاقتوں کو جگایا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق آرٹیکل 370 اور آرٹیکل 35 (A) کی منسوخی کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر، وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو اس قدم کو ملک کی تاریخ کا ایک اہم لمحہ قرار دیا، جس سے جموں وکشمیر اور لداخ میں ترقی اور خوشحالی کے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ''میں جموں وکشمیر اور لداخ کے لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت ان کے لیے کام کرتی رہے گی اور آنے والے وقتوں میں ان کی امنگوں کو پورا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ان دفعات کو ختم کرنے کے اقدام کا مطلب یہ ہے کہ آئین ہند کو ان جگہوں پر مکمل طور پر نافذ کیا گیا تھا، جو آئین بنانے والے عظیم مردوں اور خواتین کے وژن کے مطابق تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دفعہ 370 کے منسوخ ہونے سے خواتین، نوجوانوں، پسماندہ، قبائلی اور پسماندہ برادریوں کے لیے تحفظ، وقار اور مواقع آئے جو ترقی کے ثمرات سے محروم تھے۔ اس کے ساتھ ہی، اس نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ بدعنوانی، جس نے جموں وکشمیر کو دہائیوں سے دوچار کیا تھا، پر روک لگا دی گئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد ایک تو یہاں پر ملٹنسی قریب قریب ختم ہوئی ہے دوسرا علیحدگی پسندی کا رجحان بھی مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اب لوگ بلا کسی خوف کے آزادانہ طور پر گھوم پھر رہے ہیں خاص کر نوجوان اپنی مرضی سے رات دیر تک گھروں سے باہر رہتے ہیں جنہیں اب حالات کی خرابی کا کوئی خطرہ محسوس نہیں ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سڑکوں پر ہونے والے تشدد، پتھراؤ اور ہڑتالیں ماضی کی باتیں ہیں اور اب سکول اور دیگر تعلیمی ادارے ہفتے بھر کھلے رہتے ہیں بنا کسی ہڑتال کی پریشانی اور نا ہی اور کسی قسم کی بندشوں کا طلبہ کو سامنا ہے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ میں کسانوں، نوجوانوں، خواتین کو سلام کرتا ہوں۔ یہ وہ طاقت ہے جس کی بدولت ایک نیا جموں وکشمیر ممکن ہوا ہے۔ یہ وہ طاقت ہے جس نے جموں وکشمیر کی اندرونی طاقتوں کو جگایا ہے۔ اس نے معاشرے میں ایک نیا اعتماد کا نظام بنایا ہے۔ وی او آئی کے مطابق وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اسکول اور کالجوں میں بندش کے دن اب ماضی کی بات ہیں۔ انہوں نے کہا آج جموں وکشمیر کا ہر شہری امن کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد سب سے بڑی تبدیلی یہ ہے کہ جموں وکشمیر کے عام لوگ اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ پی ایم مودی نے آرٹیکل کے خاتمے کی پانچویں سالگرہ پر کہا کہ 2019 میں اس دن مرکز نے آرٹیکل 370 کو منسوخ کر دیا تھا جس نے سابقہ ریاست جموں وکشمیر کو خصوصی درجہ دیا تھا، اور اسے جموں وکشمیر اور لداخ کے مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ملٹنٹوں اور علیحدگی پسندوں کی طرف سے پاکستان کی سرپرستی میں بند اور ہڑتال کی کال جس کی وجہ سے اسکول، کالج اور کاروباری ادارے سال میں تقریبا 150 دن بند رہتے تھے، ختم ہو گئے ہیں مودی نے کہا کہ کشمیر کے نوجوانوں کے خوابوں کو اب پنکھ لگے ہیں اور آنے والے دنوں میں قوم کی تعمیر میں ان کا تعاون کسی سے کم نہیں ہوگا۔'' انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں گزشتہ پانچ سالوں میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں جس کی وجہ سے یوتھ پاور، خواتین کی طاقت اور اس کی کسان کو فروغ ملا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں کسانوں، نوجوانوں، خواتین کو سلام کرتا ہوں۔ یہ وہ طاقت ہے جس کی بدولت ایک نیا جموں وکشمیر ممکن ہوا ہے۔ یہ وہ طاقت ہے جس نے جموں وکشمیر کی اندرونی طاقتوں کو جگایا ہے۔ اس نے معاشرے میں ایک نیا اعتماد کا نظام بنایا ہے۔ انہوں نے یہ کہتے ہوئے امید کا اظہار بھی کیا کہ یہ صرف ترقی کا آغاز ہے۔ یہ نوجوانوں کو با اختیار بنانے کے اپنے عزم میں ایل جی نے مشن یوتھ کے تحت اٹھائے گئے اقدامات کا ذکر کیا۔ واضح رہے کہ مودی حکومت نے 2019 میں اس دن آرٹیکل کو منسوخ کر دیا تھا جو اس وقت کی ریاست جموں وکشمیر کو خصوصی حقوق دیتا تھا، جسے ریاست کو دو مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں بھی تقسیم کیا گیا تھا۔

102
مشیروں، گورنمنٹ اسی، مارکیٹ پلیس، سروس ہیڈ کوارٹرز، اور انڈین کوسٹ گارڈ ہیڈ کوارٹرز نے شرکت کی۔ کانفرنس کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، ایئر وائس مارشل، انیل کمار والی نے کہا، ''آج کی کانفرنس کا موضوع ''مالی ہم آہنگی اور ہم آہنگی کو بڑھانا'' تھا۔ چیلنجوں کو شکست دینے کے لیے جدید آلات کی ضرورت ہے لیکن، یہ تمام جدید آلات بہت مہنگے ہیں، ہمیں غیر ملکی اخراجات پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ ضرورت خود انحصاری کی ہے اور ان تمام چیزوں کے لیے بہت زیادہ رقم درکار ہوتی ہے۔ یہ پیسہ ٹیکس دہندگان کا پیسہ ہے اور حکومت، مسلح افواج بھی اس بات پر بہت غور کرتی ہیں کہ اسے کہاں استعمال کیا جائے۔ اگر ہم تمام مالیاتی باریکیوں کو بہت سمجھیں۔ ٹھیک ہے، ہم اسے صحیح طریقے سے استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ بحریہ کے نائب سربراہ کرشنا سوامیناتھن نے کہا کہ مسلح افواج کو ان تمام چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے صلاحیتوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ صلاحیتیں ایک بہت بڑی قیمت پر آتی ہیں جو دوسرے اخراجات کے ساتھ متوازن ہونا ضروری ہے۔ ''جغرافیائی سیاسی، جغرافیائی اقتصادی اور تکنیکی طور پر پوری دنیا تبدیلی کی حالت میں ہے۔ اس کی وجہ سے آج قوم کو جن سیکورٹی چیلنجز کا سامنا ہے، اور جاری رہے گا۔ کرشنا سوامیناتھن نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل میں سامنا کرنا بہت زیادہ پیچیدہ اور مشکل ہونے والا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس قسم کی کانفرنس سروس ہیڈ کوارٹرز اور وفاقی مالیات کے لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لاتی ہے تاکہ باہمی افہام وتفہیم کو بڑھایا جاسکے، ایک دوسرے کے تحفظات کو سمجھا جاسکے، ایک دوسرے سے طریقہ کار کے بارے میں بات کی جاسکے اور بہترین طریقوں کو شیئر کیا جاسکے۔

103
ملک میں 200 استر مارک 1 میزائلیں بنانے کے لیے بھارت ڈائنامکس لمیٹڈ کو منظوری دے دی ہے۔ یہ میزائل ہوا میں ہی دشمن کو مار گرانے میں اہل ہے۔ اسے ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) نے بنایا ہے اور بھارت ڈائنامکس لمیٹڈ (بی ڈی ایل) اس کی پیداوار کرے گی۔ فضائیہ کے ڈپٹی چیف ایئر مارشل آشوتوش دکشت نے حال ہی میں حیدر آباد کا دورہ کیا تھا جہاں انہوں نے بی ڈی ایل کو میزائل بنانے کی منظوری دی تھی۔ وفاقی ذرائع نے بتایا کہ ڈیفنس ایکیوزیشن کونسل نے 2900 کروڑ روپے سے زیادہ کے اس منصوبے کو 23-2022 میں منظوری دی گئی تھی۔ تبھی ٹسٹ اور ڈیولپمنٹ کام پورا ہونے کے بعد اب اس کی پیداوار کو منظوری دی گئی ہے۔ ڈی آر ڈی او اور ہندوستانی فضائیہ دھیرے دھیرے استر پروگرام کو آگے بڑھا رہا ہے۔ اب وہ 130 کلومیٹر کی دوری پر مار کرنے والی استر مارک-2 میزائل کا ٹسٹ بھی کرنے کی تیاری کر رہا ہے جبکہ 300 کلومیٹر تک مار کرنے والی لمبی دوری کی استر میزائل کے ٹسٹ اور اس کے ڈیولپمنٹ پر بھی عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اس پروجیکٹ کو کامیاب بنانے میں ڈی آر ڈی ایل کا اہم کردار ہے۔ استر میزائل کو روسی گروپ کے سکھوئی-30 اور ملکی تیجس جنگی جہاز دونوں پر تعینات کیا جائے گا۔ ہندوستانی فضائیہ میزائلوں کے لیے کئی ملکی منصوبوں میں مدد کر رہی ہے۔ اس طرح کی تین سے چار منصوبے جلد ہی مکمل ہونے والے ہیں۔ ان میں ہوا سے زمین پر مار کرنے والی میزائلیں بھی شامل ہیں۔

104
روڈ پر گاڑی سے توازن کھو بیٹھا جس کے نتیجے میں گاڑی حادثے کی شکار ہوئی جس میں ایک ڈاکٹر سمیت دو افراد از جان ہوئے۔ مہلوکین کی شناخت صبا شفیع دختر محمد شفیع اور علیزہ ساکن پنتھا چوک سرینگر کے بطور ہوئی ہے۔ جبکہ زخمی شخص نوران احمد بابا شدید زخمی ہوا ہے جس کو ایس ایم ایچ ہندوارہ پہنچایا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ صبا شفیع بنگلہ دیش میں ایم بی بی ایس کی ڈگری کر رہی ہے اور یہ سال اس کی ڈگری کا آخری سال تھا۔ ادھر پولیس نے رپورٹ درج کر لی ہے۔

105
سے مشترکہ بچاؤ آپریشن کے دوران اس نوجوان کی نعش برآمد کر لی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لڑکے کی شناخت محمد شبیر ولد نور محمد ساکنہ بدھن ریاسی کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے بتایا کہ جائے وقوعہ سے لاش کی برآمدگی کی اور لاش کو آخری رسومات کیلئے اہل خانہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ادھر پانتھ چوک کے قریب دریائے جہلم سے ایک شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ اس شخص کی شناخت پانپور کے طارق احمد کے طور پر کی گئی ہے، اور اس کی لاش کو طبی قانونی کارروائیوں کیلئے اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاملے کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

106
مویشی چرا رہے تھے کہ ایک کالا ریچھ نمودار ہوا اور ان پر حملہ کر دیا جس سے ان میں سے ایک موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ ہلاک ہونے والے شہری کی شناخت 48 سالہ نذیر احمد ملک ولد محمد حنیف ملک ساکنہ بلہ وندرتھ رام بن کے طور پر ہوئی ہے۔ زخمی کی شناخت 15 سالہ ریاض احمد گوسری ولد غلام گوسری ساکن کھونئے رام بن کے طور پر ہوئی ہے۔ گوسری اس وقت جی ایم سی اکھرال میں زیر علاج ہیں جبکہ ان کی حالت مستحکم بتائی جاتی ہے۔ سنگھ نے کہا کہ محکمہ جنگلی حیات کی دو ٹیمیں علاقے میں بھیجی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ اتوار کی شام تقریبا 7 بجے رام بن اور پوگل پارستان کی سرحدوں کے اوپری جھیٹے آٹوپ میں پیش آیا۔ سنگھ نے کہا کہ محکمہ جنگلی حیات سے کیس فائل تیار کرنے کے بعد مرنے اور زخمی ہونے والے دونوں کو قواعد کے تحت معاوضہ فراہم کیا جائے گا۔

107
جانے کے 5 سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اس موقع پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے مرکزی حکومت پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا ہے کہ جموں وکشمیر اور لداخ پر بی جے پی کی پالیسی نہ تو کشمیریت کا احترام کرتی ہے اور نہ ہی جمہوریت کو برقرار رکھتی ہے۔ ''انہوں نے وادی میں نوجوانوں کی نوکری میں کمی اور دہشت گردی کے بڑھتے واقعات کو لے کر بھی مودی حکومت کی سخت تنقید کی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ملکارجن کھڑگے نے لکھا ہے کہ ''مودی حکومت نے دعویٰ کیا تھا کہ اس قدم سے (دفعہ 370 ہٹانے) جموں وکشمیر کو مکمل طور سے ضم کرنے، علاقے کی اقتصادی ترقی میں پیش رفت کرنے اور دہشت گردی و علیحدگی پسندی کو روکنے میں مدد ملے گی، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''گزشتہ کچھ برسوں میں کشمیری پنڈتوں کی ٹارگیٹ کلنگ عام سی بات ہوئی ہے۔ جموں اور کشمیر میں 2019 سے 65 فیصد سرکاری عہدے خالی ہیں۔ جموں اور کشمیر میں بے روزگاری شرح 10 فیصد ہے۔ ریاست میں نوجوانوں کی بے روزگاری شرح 18.3 فیصد ہے جو باعث تشویش ہے۔ کھڑگے نے مودی حکومت کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ 2021 میں نئی صنعتی پالیسی کے باوجود صرف 3 فیصد سرمایہ کاری ہی زمین پر اتر پائی ہے۔ وزیر اعظم خصوصی پیکیج 2015 کے تحت 40 فیصد منصوبے زیر التوا ہیں۔ جموں اور کشمیر این ایس ڈی پی شرح نمو 13.28 فیصد (اپریل 2015 سے مارچ 2019) سے کم ہو کر 2019 کے بعد 8.73 فیصد رہ گئی ہے۔ کانگریس صدر نے ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کو لے کر مطالبہ کیا کہ انتخابات سپریم کورٹ کے ذریعہ مقرر وقت کے مطابق کرائیں جائیں تاکہ لوگ اپنے نمائندوں کا انتخاب کر سکیں، آئینی حقوق کی حفاظت کر سکیں اور بیوروکریسی کے زیر انتظام ہونے کے انتظام پر مکمل طور پر روک لگا سکیں۔

108
کی طرف راغب کیا۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا ''آج وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں دفعہ 370 اور 35A کی تاریخی منسوخی کو پانچ سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس تبدیلی کے فیصلے نے پسماندہ طبقات کیلئے با اختیار بنانے کے ایک نئے دور کا آغاز کیا ہے اور جموں وکشمیر اور لداخ میں نچلی سطح پر جمہوریت کو مضبوط کیا ہے۔'' انہوں نے کہا ''خطے کے نوجوانوں نے سماجی واقتصادی ترقی اور ثقافتی احیاء کو آگے بڑھایا ہے، جس سے امن اور جامع ترقی کو فروغ دینے کیلئے مودی حکومت کی کوششوں کو شاندار کامیابی ملی ہے''۔ انہوں نے لکھا ''ہم اس تاریخی فیصلے کیلئے مودی جی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور خطے کی امنگوں اور تبدیلی کی پیش رفت کو آگے بڑھانے کے لیے اپنی لگن کا اعادہ کرتے ہیں''۔

109
نمائندے نے عینی شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ نوجوان جس کی شناخت عاقب احمد لون ولد غلام قادر لون ساکن چرنگل تنگلن کے طور پر ہوئی کنال میں نہا رہا تھا اور اچانک وہ اس میں ڈوب گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس دوران وہاں بچاؤ آپریشن شروع کر دیا اور نوجوان کو بے ہوشی کی حالت میں نکال کر اسپتال پہنچایا گیا تاہم ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ معاملے کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

110
ہوا، تاہم دونوں علاقوں میں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن جاری ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ سرحد پار سے کوئی دراندازی نہ ہو۔ عہدیداروں نے بتایا کہ الرٹ فوج کے دستوں نے جموں کے مضافات میں اکھنور کے بٹل سیکٹر کے ایک آگے والے علاقے میں صبح کے قریب تین سے چار دراندازوں کی مشتبہ نقل وحرکت کو دیکھنے کے بعد فائرنگ کی۔ اس علاقے کو شعلوں سے روشن کیا گیا تھا اور ڈرون کے ذریعہ نگرانی میں رکھا گیا تھا اور سخت محاصرہ کرنے کیلئے کمک بلائی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ صبح تک علاقے میں تلاشی آپریشن جاری تھا۔

111
اقدام کے طور پر امرناتھ یاترا کے یاتریوں کے کسی بھی تازہ قافلہ کو بھگوتی نگر بیس کیمپ سے کشمیر جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ امرناتھ یاترا کو احتیاطی اقدام کے طور پر روک دیا گیا ہے۔ اور جموں سے کشمیر تک کسی بھی تازہ کھیپ کو جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی تازہ قافلہ کو جموں بیس کیمپ سے وادی کی جانب چلنے کی اجازت نہیں دی گئی اور یہ اقدامات احتیاط کے بطور اٹھایا گیا۔ خیال رہے کہ امرناتھ یاترا 29 جون کو شروع ہوئی تھی اور 19 اگست کو اختتام پذیر ہوگی۔

112
کو مزید اختیارات دیے تھے۔ وقف ایکٹ، 1995، 'اوقاف' (عطیہ کردہ اور وقف کے طور پر نوٹیفائیڈ اثاثوں) کو ریگولیٹ کرنے کیلئے نافذ کیا گیا تھا۔ مجوزہ ترامیم کا مقصد مرکزی وقف کونسل اور ریاستی بورڈز میں خواتین کو نمائندگی دینا ہے۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ یہ ترامیم مہاراشٹر، ہریانہ اور جھارکھنڈ کی ریاستوں میں ہونے والے آئندہ انتخابات کے تناظر میں انتہائی اہم ہوں گی۔ حکومت نے اس سے پہلے ریاستی وقف بورڈ کے کسی بھی جائیداد پر دعویٰ کرنے کے وسیع اختیارات اور زیادہ تر ریاستوں میں ایسی جائیدادوں کے سروے میں تاخیر کو نوٹ کیا تھا۔ علاوہ ازیں حکومت نے اثاثوں کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے وقف املاک کی نگرانی میں ضلع مجسٹریٹس کو شامل کرنے پر غور کیا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ اپیل کے عمل میں خامیوں کی بھی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر، بورڈ کے فیصلے کے خلاف ایک اپیل ٹریبونل کے پاس ہے، لیکن ایسی اپیلوں کے نمٹانے کے لیے کوئی ٹائم لائن نہیں ہے۔ بتا دیں کہ فی الحال ملک بھر میں 30 وقف بورڈ ہیں۔

113
مطابق ملک بھر کے طلبا نے سوموار ڈھاکہ کی جانب مارچ کا اعلان کیا گیا تھا اور ہزاروں طلبا حسینہ واجد کے گھر کے باہر پہنچ گئے تھے۔ بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ اور احتجاج کے باعث شیخ حسینہ واجد نے استعفی دیدیا اور اپنی بہن شیخ ریحانہ کے ہمراہ خصوصی ہیلی کاپٹر میں بھارت روانہ ہوگئیں۔ انھیں مستعفی ہونے سے قبل تقریر بھی ریکارڈ کرانے نہیں دی گئی۔ بنگلادیش کی سب سے طویل عرصے تک وزیر اعظم رہنے والی حسینہ واجد کو مبینہ طور پر فوج کی جانب سے مستعفی ہونے کے لیے 45 منٹ کا وقت دیا گیا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق شیخ حسینہ واجد نے محفوظ مقام پر منتقل ہونے سے قبل قوم کے نام تقریر بھی ریکارڈ کروانے کی کوشش کی لیکن انھیں اس کا موقع نہیں دیا گیا۔ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں مشتعل مظاہرین شیخ حسینہ واجد کے سرکاری رہائش گاہ ''گنا بھابن'' میں داخل ہو گئے اور وہاں توڑ پھوڑ بھی کی جب کہ لوٹ مار کی بھی اطلاعات ہیں۔ ادھر بنگلادیش کے آرمی چیف جنرل وقار الزماں نے شیخ حسینہ واجد کے مستعفی ہونے کے بعد ملک میں عبوری حکومت قائم کرنے کا اعلان کیا ہے جس کی تفصیلات جلد جاری کی جائیں گی۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق قوم سے خطاب میں بنگلادیشی آرمی چیف نے ملک بھر میں احتجاج کے دوران ہونے والی ہلاکتوں پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شہریوں سے پرامن رہنے کی اپیل کی۔ بنگلادیشی آرمی چیف نے بتایا کہ وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد استعفی دیکر بیرون ملک روانہ ہوگئی ہیں جس کے بعد تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ نتیجہ خیز بات چیت کے بعد ہم نے عبوری حکومت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنرل وقار الزماں نے مزید کہا کہ آج رات وہ صدر محمد شہاب الدین کے ساتھ مل صورتحال کو حل کرنے کے لیے بات کریں گے۔ بنگلادیشی آرمی چیف نے پرتشدد احتجاج کو روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ عبوری حکومت ان تمام اموات کی انکوائری کی جائے گی اور لواحقین کو انصاف دلوایا جائے گا۔ واضح رہے کہ ملازمتوں میں کوٹا سسٹم کے خلاف ہونے والے پرتشدد مظاہروں میں 300 سے زائد افراد جاں بحق ہو چکے تھے اور ہزاروں زخمی ہیں جب کہ متعدد تھانوں کو نذر آتش کیا جا چکا ہے۔

114
اور اپنی نقل وحرکت کو محدود کریں۔ طلباء کی جانب سے سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ سسٹم کے خاتمے کے مطالبے کے ساتھ شروع ہونے والا احتجاج پرتشدد شکل اختیار کر گیا، جس کے نتیجے میں پولیس افسران سمیت 300 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ حکومت کی جانب سے کوٹہ سسٹم کو ختم کرنے کی کوششوں کے باوجود، احتجاج جاری ہے، مظاہرین تشدد اور حکام کی طرف سے استعمال کی گئی طاقت کے زیادہ استعمال کے لیے جوابدہی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

115
کی خصوصی پوزیشن کے خاتمے کے پانچ سال مکمل ہونے پر بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ترون چگھ نے کہا کہ گزشتہ سالوں کے دوران لوگوں نے نئی اور مثبت تبدیلیاں دیکھی۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر کو مکمل طور پر ملک کے ساتھ ضم کرنے کا جو ایجنڈا تھا وہ اگست 2019 کی ہی مکمل کر لیا گیا اور دفعہ 370 جس نے لوگوں میں اونچ نیچ کا فرق رکھا تھا کو ہٹا کر اس مسئلے کو بھی حل کر دیا گیا۔ چگھ نے کہا کہ جموں کشمیر کی خصوصی پوزیشن سے مقامی سیاسی پارٹی نے خاندانی راج قائم کر کے عیش وعشرت کی زندگیاں بسر کر لی تھی اور جموں کشمیر میں تعمیر وترقی کے نام پر لوگوں سے استحصال کیا جا رہا تھا۔ چگھ نے کہا کہ وزیر اعظم ہند نریندر مودی نے تاریخی فیصلہ لیکر یہ ثابت کر دیا کہ وہ لوگوں کی بھلائی اور ملک کی تعمیر وترقی کیلئے وعدہ بند ہے اور اس فیصلہ کو تواریخ میں لکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر میں دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد ماحول تبدیل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جموں کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ہیں اور اس بات کیلئے وعدہ بند ہے کہ جموں کشمیر میں تعمیر وترقی کا نیا دور شروع ہو جس پر پہلے ہی کام شروع کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گریز کو ایک نئے سیاحتی مقام کے بطور پیش کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر ملک کا تاج ہے اور اس کو تاج کی طرح ہی سجایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے جموں کشمیر میں عسکریت کا بڑھاوا دینے کیلئے ہر ممکن کوشش کی تاہم ملک دشمن عناصر اور شدت پسندی کے خلاف سخت کارروائی کے بعد عسکری کارروائیوں میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی جبکہ تشدد کے واقعات بھی دفعہ 370 کے خاتمے کے بعد کم ہو گئے۔

PUBLIC NOTICE

I ABDUL RAHMAN SAID S/O ABDUL RASHID SAID R/O KOUNSER BAL KULGAM HAS WRONGLY MENTIONED IN ADHAAR CARD AS MY NAME AS ABDUL REHMAN SAID INSTEAD OF ABDUL RAHMAN SAID . NOW I WANT TO CHANGE IT IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTIONS IN THIS REGARD HE/SHE MAY CONTACT CONCERN AUTHORITY WITH IN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

PUBLIC NOTICE

It is to inform general public that my wife namely MEHMOODA BEGUM died on 21-04-2016 and her name is not recorded in records of village guard Now I want to register DOD in records of registar office (BDO office kunzer).If any body has any objection in this regard may contact BDO office kunzer Tehsil kunzer within a period of seven days ,after that no objection shall be entitled.

Through
ABDUL AHAD AHANGER
H/o :MEHMOODA BEGUM
R/o : CHECK CHARAT RAM
Tehsil : KUNZER

Public notice

I have lost my provisional and character certificate of class 12th and now I want to obtain Duplicate of the same,if any body has objection in this regard may kindly contact office of Higher secondary Lalpora kunzer within a period of seven days after completion of said period no objection will be entertained.

By
Tahir Ahmad mir
S/o : Abdul Hamid mir
R/o :Mamoosa

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE AHRA SYED &ASSOCIATES

In the case of
1. SHAZADA HUSSAIN W/O MOHAMMAD HUSSAIN WANI R/O RAJBAGH SGR
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.The caveator are in possession of properties under survey no,s 1539,1540,995 etc . situated at various locations of district baramulla, anantnag and Srinagar.

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE IRFAN QADIR

In the case of
1 HAMEEDA BANO W/O LATE BASHIR AHMAD BABA R/O BATPORA ,OLD CHANNAPORA SGR.
2. MYMOONA MANZOOR D/O BASHIR AHMAD BABA W/O MANZOOR AHMAD BHAT R/O BATHPORA ,OLD CHANAPORA SGR.
3. SHAHEENA AKHTER D/O BASHIR AHMAD BABA W/O SHAMIM AHMAD DAR R/O RAJBAGH SGR.
4. PARVEENA AKHTAR D/O BASHIR AHMAD BABA R/O BATHPORA , OLD CHANAPORA SGR.
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

از نیابت ماگام باجلاس نائب تحصیلدار ماگام
مضمون: درخواست منجانب ذیشان احمد وانی ولد عبدالمجید وانی ساکنہ کانہامہ ضلع ماگام بمراد حصول ڈیپنڈنٹ سرٹیفکیٹ بوجہ فوتیدگی

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل مسمی ذیشان احمد وانی ولد عبدالمجید وانی ساکنہ کانہامہ کا درخواست ہے کہ سائل کا بھائی مسمی وارث احمد وانی ولد عبدالمجید وانی مورخہ 31/07/2023 کو فوت ہوا ہے۔ اس نسبت سائل نے ڈیتھ سرٹیفکیٹ بھی پیش کی۔ راقم نے اس ضمن میں پٹواری حلقہ متعلقہ سے رپورٹ طلب کی ہے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفیہ کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	ماہوار آمدنی
عبدالمجید وانی ولد غلام قادر وانی	۶۱	باپ	پنشنر	
حاجرہ بیگم زوجہ عبدالمجید وانی	۴۳	ماں	گھریلو کام	
ذیشان احمد وانی ولد عبدالمجید وانی	۳۳	بھائی	زیر تعلیم	

ان کے علاوہ مطابق رپورٹ متوفی کا اور کوئی وارث جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار ماگام

از نیابت بونہ مکہامہ باجلاس نائب تحصیلدار بونہ مکہامہ
عنوان: درخواست منجانب فیاض احمد چوپان ولد عبدالاحد چوپان ساکنہ پیچھ مکہامہ تحصیل ماگام تحصیل ماگام نسبت JK-OBC سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۳۰۷ بحق سائل خود فیاض احمد چوپان ولد عبدالاحد چوپان ساکنہ پیچھ مکہامہ تحصیل ماگام

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی JK-OBC سرٹیفکیٹ دی ہے جو کہ دفتر ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ اس بارے میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کیا گیا۔ جس کے مطابق سائل کی تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع پیچھ مکہامہ میں موجود ہے۔ سائل بدستور موضع پیچھ مکہامہ میں سکونت پذیر ہے اور تاحال ابھی بھی وہ ہذا سے ترک سکونت نہیں کی ہے۔ سائل طبقہ ''چوپان'' سے تعلق رکھتا ہے اور اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ انکے حق میں JK-OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ ''چوپان'' اجرا فرمائی جائے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار بونہ مکہامہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب سید یاسین موسوی پسر سید تقی ساکنہ موضع گوم احمد پورہ تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود سید ثاقب موسوی

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز سائل مذکورہ موضع گوم احمد پورہ پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کا پسر خود سید ثاقب موسوی مورخہ 15/08/2010 کو پیدا ہوا ہے جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر کے حق میں DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت کچواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/132-33 مورخہ 03/07/2024 نسبت اجرائی فوتیدگی سرٹیفکیٹ حق محمد عبداللہ لون ولد غلام محمد لون ساکنہ موضع کچواری

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و نمبردار دہ کے علاوہ دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ سائل فیاض احمد ولد محمد عبداللہ لون ساکنہ موضع کچواری کا باشندہ ہے۔ فیاض احمد ولد محمد عبداللہ لون ولد غلام محمد لون مورخہ 06/11/2014 کو انتقال کر گئے ہیں۔ جس کی تصدیق نمبردار علاقہ نے بھی کی ہے۔ اس کے علاوہ معاملہ زیر بحث کے نسبت کاغذات پر کوئی اعتراض شامل مسل نہیں ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت ایک بیان حلفی اجرا کر دہ جوڈیشل مجسٹریٹ خانصاحب بھی شامل مسل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار کچواری

Indian handicrafts भारतीय हस्तशिल्प continuing tradition
DEVELOPMENT COMMISSIONER (HANDICRAFTS)
Ministry of Textiles, Government of India
SABZAR SOCIAL WELFARE SOCIETY ARCHANDERHAMA
Organizes Gandhi Shlip Bazar (State)
Venue at Sangermal Shopping Complex
(General Category)
Ek desh,kay pardesh aur uss se bhi zyada qasab, sab milay ge ek sath ek he jagah per. ek naayab numayish kay liya.
Office of the Development Commissioner (Handicrafts) Ministry of Textiles Govt of India lay kay aya hi Gandhi Shlip Bazar (State) at Sangermal City Centre Srinagar. 01 se 10 August kay beech jaha stalls lagayge munfarid Crafts kay jo aapko milaygah munasib quumato pe. Aap be aayay aur kaareegari ki iss azeem numayish ka hissa banay

این آر اے ملازمت کے امیدواروں کیلئے

رہن سہن میں آسانی کا گیٹ وے

(بھارت کے نوجوانوں کے لئے مودی حکومت کی انقلابی اصلاحات)

ڈاکٹر جتیندر سنگھ
مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)
ایم او ایس (پی پی)

مرکزی کابینہ کے ذریعے قومی بھرتی ایجنسی کی شکل میں بھرتی کے عمل میں تاریخی اور انقلابی اصلاحات کی منظوری کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کے نوجوانوں سے یہ کہتے ہوئے رابطہ قائم کیا ہے کہ یہ کام کروڑوں نوجوانوں کے لئے ایک نعمت ثابت ہوگا اور اس بات پر بھی زور دیا کہ یہ متعدد ٹسٹ کو ختم کرے گا اور قیمتی وقت اور وسائل کی بچت کرے گا۔ جناب مودی نے یہ بھی کہا کہ این آر اے کی تشکیل شفافیت کو بڑھاوا دے گی، جو ان کی حکمرانی کے ماڈل کی مرکزی خصوصیت ہے۔ قومی بھرتی ایجنسی، این آر اے نامی کثیر ایجنسی والا یہ ادارہ گروپ بی اور سی کے (غیر تکنیکی) عہدوں کے امیدواروں کی اسکریننگ/ انتخاب کے لئے ایک مشترکہ اہلیت ٹسٹ، سی ای ٹی کا انعقاد کرے گا۔ این آر اے میں ریلوے اور خزانے کی وزارتوں، مالی خدمات کے محکمے، ایس ایس سی، آر آر بی، آئی بی پی ایس کے نمائندے شامل ہوں گے۔

سردست ملازمت کے امیدواروں کو مرکزی حکومت کی ملازمتوں کے لئے مختلف ایجنسیوں کے ذریعہ کرائے جانے والے امتحانات میں شریک ہونا پڑتا ہے اور ہر سال تقریبا 1.25 لاکھ مرکزی حکومت کی اسامیوں کے لئے اوسطاً ڈھائی سے تین کروڑ امیدوار امتحانات میں شریک ہوتے ہیں لیکن اگلے سال سے این آر اے ایک مشترکہ اہلیت ٹسٹ (سی ای ٹی) منعقد کرائے گا اور سی ای ٹی کے نمبروں کی بنیاد پر امیدوار متعلقہ ایجنسیوں کی خالی اسامیوں کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ یہ انقلابی اقدام سے کسی طرح کم نہیں ہے، جس سے ملازمت کے لاکھوں امیدواروں کی زندگی آسان ہونے کے ساتھ ساتھ وقت اور وسائل کی بھی بچت ہوگی۔

آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے 6 برسوں میں وزیر اعظم نریندر مودی نے حکمرانی میں بہت سی اصلاحات کی ہیں اور دستاویزات کو گزیٹیڈ افسر سے اٹیسٹ کرانے کے پرانے طریقے کو ختم کرکے خود اٹیسٹ کرنے جیسے بالکل نئے فیصلے کئے ہیں۔ اسی طرح نچلی سطح کے سلیکشن میں انٹرویو کو ختم کیا گیا، 1500 سے زیادہ متروک/فرسودہ قوانین کو ختم کیا گیا۔ آئی اے ایس افسروں کو کیریئر کے آغاز میں ہی تین مہینے تک مرکزی حکومت میں اسسٹنٹ سکریٹری کے طور پر کام کرنے کا موقع فراہم کیا گیا، بدعنوانی کی روک تھام سے متعلق قانون میں ترمیم کی گئی اور وزیر اعظم کے بہترین کارکردگی کے ایوارڈ کے لئے نیا فارمیٹ تیار کیا گیا لیکن این آر اے بالکل منفرد ماڈل ہے کیونکہ یہ حکومت کے بھرتی کے عمل میں ایک بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ ہے۔ یہ چیز مودی حکومت کے ملازمت کے نوجوان امیدواروں کے لئے رہن سہن میں آسانی کے منتر کے مطابق ہے، جس میں بھرتی، انتخاب اور ملازمت کے لئے تقرری میں آسانی پیدا کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، بھرتی کے لئے متعدد امتحانات نہ صرف امیدواروں کے لئے ایک بوجھ ہیں بلکہ متعلقہ بھرتی ایجنسیوں کے لئے بھی بوجھ ہیں، جس میں قابل گریز اخراجات، امن وقانون/ سکیورٹی سے متعلق امور اور امتحان کرانے کے لئے جگہ کے مسائل شامل ہیں۔ اس لئے این آر اے امیدواروں کے لئے حقیقی طور پر آسانی اور کم لاگت کا ایک اشتراک ہے۔

امتحانات کے مرکزوں تک آسان رسائی

ملک کے ہر ضلع میں امتحانات کے مرکز، دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے امیدواروں کی رسائی میں زبردست اضافہ کریں گے اور 117 امنگوں والے اضلاع میں امتحانات کا بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی، جس سے امیدواروں کی رسائی کو، اُن کی رہائش کے قریب آسان بنانے میں بہت مدد ملے گی۔ یہ ایک طرف پہاڑی علاقوں، دیہی اور دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے کروڑوں امیدواروں کے لئے نعمت ثابت ہوگا تو دوسری طرف سب سے اہم بات یہ ہے کہ خاتون امیدواروں کے لئے، جو اس طرح کے امتحانات میں شامل ہونے میں مختلف مسائل کا سامنا کرتی ہیں، مفید ثابت ہوگا اور یہ لاگت، کوشش اور تحفظ کے متعلق بھی بہت فائدہ مند ہوگا۔ ملازمت کے مواقع لوگوں کے قریب لے جانا ایک انقلابی قدم ہے، جو نوجوانوں کے لئے رہن سہن میں آسانی میں زبردست اضافہ کرے گا۔

این آر اے دیہی نوجوانوں کے لئے آزمائشی ٹسٹ منعقد کرنے کا بھی ارادہ رکھتا ہے اور اس میں 24 گھنٹے ساتوں دن کی ہیلپ لائن اور شکایات کے ازالے کا پورٹل بھی شامل ہوگا۔

اسکور میں آسانی - سی ای ٹی کا اسکور تین سال تک جائز ہوگا، امتحان میں شرکت کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں

این آر اے - سی ای ٹی کے اشتراک کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ امیدوار کے سی ای ٹی میں حاصل نمبر نتیجے کے اعلان کی تاریخ سے تین سال کی مدت تک قابل قبول/ جائز رہیں گے۔ یہ جائز نمبر امیدوار کے موجودہ نمبر سمجھے جائیں گے اور سی ای ٹی میں بیٹھنے کے لئے امیدوار پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ البتہ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد مقرر ہوگی۔ البتہ ایس ٹی/ ایس سی/ او بی سی امیدواروں کو عمر کی زیادہ سے زیادہ حد میں رعایت دی جائے گی اور دیگر زمروں میں بھی حکومت کی پالیسی کے مطابق رعایت دی جائے گی۔ اس اقدام سے امیدواروں کی سخت محنت کو کم کرنے میں مدد ملے گی، جو ہر سال اس طرح کے امتحانات دینے کے لئے قابل قدر رقم، وقت اور کوششیں صرف کرتے ہیں۔

معیاری ٹسٹنگ

این آر اے گریجویٹ، ہائر سیکنڈری (بارہویں پاس) اور میٹریکولیٹ (دسویں پاس)، تینوں سطحوں کے امیدواروں کے علیحدہ علیحدہ سی ای ٹی کا انعقاد کرے گی، جو غیر تکنیکی عہدوں پر بھرتی کے لئے سردست اسٹاف سلیکشن کمیشن (ایس ایس سی)، ریلوے بھرتی بورڈ (آر آر بی) اور انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ پرسنل سلیکشن (آئی بی پی ایس) کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ سی ای ٹی کے اسکور کی سطح کی بنیاد پر کی گئی اسکریننگ، بھرتی کے لئے فائنل سلیکشن، امتحانات کے علیحدہ خصوصی ٹیئرس (II اور III وغیرہ) کے لئے متعلقہ بھرتی ایجنسیوں کے ذریعہ منعقد کئے جائیں گے۔ اس ٹسٹ کا نصاب معیار کے مطابق مشترک ہوگا۔ اس سے امیدواروں پر بوجھ کو کم کرنے میں بڑی مدد ملے گی جنہیں سردست ہر امتحان کے لئے علیحدہ علیحدہ نصاب کے مطابق تیاری کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ٹسٹ اور مرکز منتخب کرنے میں آسانی

امیدواروں کو ایک مشترکہ پورٹل پر رجسٹریشن کرانے اور اپنی مرضی کا مرکز چننے کی سہولت حاصل ہوگی۔ دستیابی کی بنیاد پر انہیں سینٹر الاٹ کئے جائیں گے۔ اس کا مقصد ایسی سہولت فراہم کرنا ہے، جہاں امیدوار اپنے ٹسٹ اور اپنی مرضی کے سینٹر کو خود چن سکیں۔

مختلف زبانوں کی آسانی

سی ای ٹی کئی زبانوں میں کرایا جائے گا، جس سے ملک کے مختلف حصوں میں رہنے والے لوگوں کو امتحان دینے میں زبردست سہولت حاصل ہوگی اور انہیں منتخب ہونے کا برابر موقع ملے گا۔ ہندی اور انگلش کے علاوہ، ایک ہی وقت میں 12 زبانوں میں ٹسٹ کرائے جائیں گے اور کوشش کی جائے گی کہ آئین کے 8 ویں شیڈول میں شامل تمام زبانوں کو اس میں شامل کیا جائے۔ ابتدائی طور پر سی ای ٹی کے اسکور کو تین بڑی بھرتی ایجنسیوں کے ذریعہ استعمال کیا جائے گا۔ البتہ وقت گزرنے کے ساتھ امید ہے کہ مرکزی حکومت کی بھرتی کی دوسری ایجنسیاں بھی اسے اپنا لیں گی۔ اس کے علاوہ یہ سرکاری اور پرائیویٹ سیکٹر کے لئے بھی دستیاب ہوگا کہ اگر وہ اسے اپنانا چاہیں تو اپنا سکتے ہیں۔ اس طرح طویل مدت میں سی ای ٹی کے اسکور کو مرکزی حکومت، ریاستی حکومتوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں، سرکاری سیکٹر کی کمپنیوں اور پرائیویٹ سیکٹر کی دیگر بھرتی ایجنسیوں کو حقیقی امداد باہمی وفاقیت کے جذبے سے شامل کیا جا سکے گا۔

ملک کے ہر ضلع میں امتحانات کے مرکز، دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے امیدواروں کی رسائی میں زبردست اضافہ امنگوں والے اضلاع میں امتحانات کا بنیادی 117 کریں گے اور ڈھانچہ قائم کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی، جس سے امیدواروں کی رسائی کو، اُن کی رہائش کے قریب آسان بنانے میں بہت مدد ملے گی۔

وقت کی قدر کرنا سیکھیں

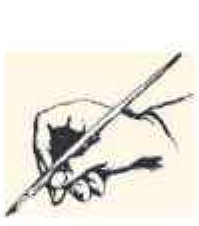

تحریر
اعجاز احمد ڈار

وقت ایک انمول نعمت ہے۔ وقت ایک قیمتی خزانہ ہے۔ وقت کی قدر کرنے والے منزل کو دیر سویر ضرور پہنچتے ہیں۔ وقت کی قدر نہ کرنے والے کبھی بھی اپنی منزل کو نہیں پہنچتے۔ جس کسی نے وقت کی ناقدری کی وقت نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا اور دوسروں کے لیے اسے عبرت کا نمونہ بنا دیا۔ وقت گذر جاتا ہے چاہے کوئی اسکا فایدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے۔ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا ہے۔ وقت سب کے لیے یکساں ہے۔ وقت کے سامنے کوئی اونچ نیچ، چھوٹا بڑا، امیر غریب اور بادشاہ فقیر کا کوئی تصور ہی نہیں۔ وقت نے نہ ہی کبھی امیر کے سامنے فراخدلی اور نہ ہی غریب کے سامنے تنگ دلی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اگر بہت مدت تک کسی نے وقت کو ضائع کیا اور عمر کا اکثر حصہ گذر جانے کے بعد اسے خیال آیا کہ اب میں وقت کی قدر کروں گا، وقت اسے طعنہ نہیں دیتا ہے بلکہ اس کا خوش دلی سے استقبال کرتا ہے۔ وقت کی قدر کرنے کا علم اور ہنر کوئی ان سے سیکھے جنہوں نے وقت کی قدر اور وقت کو ضائع کرنے، دونوں کے نتیجوں کا مشاہدہ کیا ہو۔

حال ہی میں میری ملاقات ایک عالم دین سے ہوئی جو ایک حادثہ میں بال بال بچ گئے۔ وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ کہیں دور گئے تھے۔ وہاں سے واپس آرہے تھے کہ ایک جگہ انکی گاڑی الٹ گئی اور وہ بہت زخمی ہو گئے۔ جونہی وہ حادثے کا شکار ہوئے ٹھیک اسی وقت وہ بے ہوش ہوئے اور جب انہیں ہوش آیا تو خود کو خون میں لت پت پایا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور وہ صحت یاب ہوئے۔ میں جب عیادت کرنے انکے گھر گیا تو انہوں نے نہایت قیمتی نصیحتیں کیں۔ وہ مشکل سے بول پا رہے تھے، انکے الفاظ کچھ اس طرح تھے کہ زندگی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرنی چاہیے۔ کہا اگر آج میں اس حالت میں جبکہ اٹھنا بیٹھنا گراں گزرتا ہے۔ مشکل سے بستر پر لیٹے ہوئے ہیں، پھر بھی تلاوت قرآن، ذکر، درود کا ورد کرتا ہوں۔ کیا حالت عافیت میں اس سے زیادہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ کہ رہے تھے کہ شاید انہیں اس تکلیف کا سامنا اسی لئے کرنا پڑا کیونکہ کچھ وقت سے وہ وقت کا صحیح استعمال نہیں کر پا رہے تھے۔ جس خالق کائنات نے ہماری تخلیق کی، ہمیں صحت، عافیت، ایمان اور وقت کی عظیم ترین نعمتیں عطا کیں۔ کیوں ہم اس کے دیے ہوئے وقت کی قدر نہ کریں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ جس طرح آج کل وقت ہماری غفلت سے ضائع ہو رہا ہے وہ لمحہ فکریہ ہے۔ سوشل میڈیا پر اتنا وقت صرف ہوتا ہے کہ اگر پوچھنے اور ڈانٹنے والے نہ ہوتے تو انسان جہاں پر بیٹھا ہوا ہوتا وہاں سے اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ وقت ضائع ہونے کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے۔

اسلام نے ہمیں ان چیزوں کے بارے میں پہلے ہی آگاہ کیا تھا۔ کہا گیا ہے کہ صحت، زندگی، وقت، جوانی کو غنیمت سمجھو اس سے پہلے کہ ان کے متضاد سے آپ کو سامنا کرنا پڑے۔ دانا، ہوشیار اور عقلمند ہے وہ جو وقت کی اہمیت کو خوب سمجھے اور اس کی قدر کرے۔ ناداں، ناسمجھ اور احمق ہے وہ جو وقت کا احترام نہ کرے۔

جو وقت پڑھنے لکھنے میں صرف ہوتا وہ اکثر سوشل میڈیا میں گزر جاتا ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ محنت مزدوری کرنے والے افراد، جنہیں دن بھر کی تھکان کے بعد آرام کرنا چاہیے تھا وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو کے رات دیر گئے تک انٹرنیٹ پر مختلف سوشل میڈیا سائٹس پر اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور یوں آرام سے محروم ہو جاتے ہیں۔

اسلام نے ہمیں ان چیزوں کے بارے میں پہلے ہی آگاہ کیا تھا۔ کہا گیا ہے کہ صحت، زندگی، وقت، جوانی کو غنیمت سمجھو اس سے پہلے کہ ان کے متضاد سے آپ کو سامنا کرنا پڑے۔ دانا، ہوشیار اور عقلمند ہے وہ جو وقت کی اہمیت کو خوب سمجھے اور اس کی قدر کرے۔ ناداں، ناسمجھ اور احمق ہے وہ جو وقت کا احترام نہ کرے۔

دو چار دوست آپس میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے محو گفتگو تھے کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں ایک بہت بڑے گناہ اور دل دل میں پھنسا ہوا ہوں۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس جرم سے بچائے۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ جب میں شام کا کھانا کھاتا ہوں تو بستر پر بیٹھ کے فیس بک وغیرہ پر اس قدر مصروف رہتا ہوں کہ رات کا اکثر حصہ گذر جاتا ہے اور پتہ بھی نہیں چلتا۔ یہی معمول بہت وقت سے چلا آرہا ہے۔ اب اس بیداری کے پورے اثرات میرے جسم میں محسوس ہو رہے ہیں۔ دوسرا دوست بولا کہ اس بری عادت کا شکار میں بھی ہو چکا ہوں، اصل میں میری کمزوری یہ ہے کہ مجھے نیند ہی نہیں آتی ہے اور پھر میں مجبور ہو کے موبائل خدمات کا ہی سہارا لیتا ہوں اور یوں میں بھی رات کے آرام سے محروم رہتا ہوں۔ تیسرے ساتھی نے جب اپنی روداد سنائی تو میرے پیروں تلے زمین ہی کھسک گئی۔ اس نے اپنے ایک ان ساتھیوں میں سے ایک کو کہا کہ اچھا رات دیر گئے انٹرنیٹ کا مزہ لے کر جب آپ سوتے ہو تو صبح کب اٹھتے ہو۔ تو اس ساتھی نے جواب دیا سات ساڑھے سات۔ یہ ن کے اس نے برجستہ جواب دیا کہ پھر تو آپ کمزوری کا الزام انٹرنیٹ کے بجائے خود پر لگائے۔ وہ اسے سمجھا رہے تھے کہ آپکی کمزوری کی وجہ انٹرنیٹ کا زیادہ استعمال کرنا نہیں ہے بلکہ نیند کا کم کرنا ہے۔ اور اسکے بعد وہ اپنا تجربہ بیان کرنے لگے، کہا کہ میں بھی موبائل کا رات کے وقت بہت زیادہ استعمال کرتا ہوں لیکن پھر میں کھوئے ہوئے آرام کو زیادہ نیند کرنے سے پورا کرتا ہوں۔ انکا معمول حیران کن تھا وہ رات گیارہ سے بارہ بجے تک دوستوں سے کانفرنس کال میں بات چیت کرتے تھے۔ پھر انٹرنیٹ، ویڈیو، گیمز وغیرہ رات کے دو ڈھائی بجے تک ہوتا تھا اسکے بعد وہ آرام کرتے تھے اور صبح سات بجے نہیں بلکہ آٹھ، نو، دس اور کبھی کبھار گیارہ بجے نیند سے اٹھتے تھے۔ اتنا ہی نہیں انہوں نے کہا کہ جب آرام کی کمی محسوس ہوتی ہے تو ظہر کے بعد عصر تک آرام کرتے ہیں۔ اس کی ان باتوں نے مجھے بہت پریشان کیا، اس سے بھی زیادہ اس کی اس بات نے مجھے حیرت زدہ کر دیا کہ اس نے کہا میں نے اس سال کا ماہ صیام اپنی وادی سے باہر ہندوستان کی ایک ریاست میں گذارا۔ چونکہ وہاں پر 4g speed سے انٹرنیٹ چلتا تھا اس نے کہا کہ میں رات بھر نہیں سوتا تھا، نماز پڑھ کے جب آتا تھا تو بستر ہ پر بیٹھ کر پوری رات انٹرنیٹ چلاتا تھا اور پھر سحری کھا کے سو جاتا تھا۔

کہتے ہیں کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جنکی اکثر لوگ بہت کم قدر کرتے ہیں ایک وقت اور دوسری صحت۔ میری مراد کسی کی نکتہ چینی کرنا نہیں ہے بلکہ ایک احساس کی اور توجہ دلانا ہے کہ ہم اپنا قیمتی وقت کہاں صرف کرتے ہیں اور اتنا قیمتی وقت ضائع کرنے کا افسوس بھی نہیں کرتے۔ ہم سب یہ بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے اسلاف جنکی آج مثالیں دی جاتی ہیں وہ اس مقام تک اس لیے پہنچے کیونکہ وہ وقت شناس تھے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں وقت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

The Urdu Daily

WATTAN

وطن

دو گھنٹے میں دو گولڈ میڈلس، لیون کا اولمپکس میں کارنامہ

پیرس// اولمپکس میں میڈل جیتنا ہر کھلاڑی کا خواب ہوتا ہے۔ اس بار سوئمنگ ایونٹ میں میڈل جیتنے کا انوکھا ریکارڈ دیکھنے میں آیا ہے۔ 22 سالہ فرانسیسی تیراک لیون ماخون نے پیرس اولمپکس 2024 میں ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جو اس سے قبل 1976 میں دیکھا گیا تھا معروف اولمپک تیراک مائیکل فیلپس کے سابق کوچ باب بومن سے ٹریننگ لینے والے لیون میشون اس اولمپکس میں اب تک 3 میڈل جیت چکے ہیں اور اس 22 سالہ تیراک نے تاریخ رقم کر دی۔ لیون میشون کے لیے بہت یادگار دن تھا جب انہوں نے 200 میٹر بٹر فلائی اور 200 بریسٹ اسٹروک میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ 1976 کے بعد پہلی بار کسی تیراک نے اولمپک گیمز میں ایک ہی دن میں دو گولڈ میڈل جیتے ہیں۔ انہوں نے ہنگری کے موجودہ چیمپئن اور عالمی ریکارڈ ہولڈر کرسٹوف میلک کو شکست دے کر 200 میٹر بٹر فلائی میں گولڈ میڈل جیتا۔ اسی وقت انہوں نے 200 میٹر بریسٹ اسٹروک میں 2:05.85 کے اولمپک ریکارڈ وقت کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیراکی میں تین گولڈ میڈل جیتنے والے پہلے فرانسیسی کھلاڑی بھی بن گئے۔ واضح رہے کہ ان کے والدین بھی تیراک رہے ہیں۔ فرانس کے شہر ٹولوز میں پیدا ہونے والے 22 سالہ لیون میکون کی جڑیں تیراکی کے شعبہ میں پیوست ہیں۔ لیون ماچون کے والد زیویر نے 1996 میں اٹلانٹا گیمز اور 2000 میں سڈنی اولمپکس میں فرانس کی نمائندگی کی۔ اٹلانٹا 1996 میں زیویر 200 میٹر انفرادی میڈلے میں 8 ویں نمبر پر رہے۔ چار سال بعد وہ سڈنی 2000 میں ساتویں نمبر پر رہے۔ لیون میشون کا موازنہ اکثر مائیکل فیلپس سے کیا جاتا ہے۔ درں اثنا لیون ماخون کی والدہ سیلائن نے بارسلونا 1992 میں چار اوینس میں حصہ لیا۔ وہ 200 میٹر انفرادی میڈلے میں 14 ویں نمبر پر رہیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ لیون میشون کو مائیکل فیلپس کے سابق مینٹور باب بومن نے تربیت دی ہے۔ لیون ماشون نے ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی، امریکہ میں تین سال تک تیراکی کی۔ اس کے بعد وہ بومن کے ساتھ ٹیکساس یونیورسٹی گئے۔ بومن نے اولمپکس کے آغاز سے پہلے کہا تھا کہ لیون میں بہت سی چیزیں ہیں جو انہیں عظیم بناتی ہیں۔ اس کے پاس رفتار ہے اور اس میں برداشت ہے لہذا اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جو آپ چاہتے ہیں، اور اب تک اس نے دباؤ میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، جو اس مساوات کا دوسرا حصہ ہے۔ اس کے پاس واقعی سب کچھ ہے۔ اب لیون میشون نے ایسا ہی کھیل کر دکھایا ہے۔

پیرس اولمپک میں تمغوں کی ہیٹرک نہیں لگا پائیں منو بھاکر

نئی دہلی// ہندوستان کی خاتون شوٹر منو بھاکر کے لیے پیرس اولمپک 2024 میں آج کا دن انتہائی اہم تھا، لیکن وہ تاریخ رقم کرنے سے ایک قدم پیچھے رہ گئیں۔ پیرس اولمپک میں اب تک دو تمغے حاصل کر چکیں منو بھاکر کے پاس تمغوں کی ہیٹرک لگانے کا موقع تھا لیکن وہ 25 میٹر پسٹل کے فائنل مقابلہ میں چوتھا مقام ہی حاصل کر پائیں۔ یعنی ایک مقام پیچھے رہ گئیں، ورنہ وہ برانز میڈل حاصل کر سکتی تھیں۔ خواتین کے 25 میٹر پسٹل مقابلہ میں مجموعی طور پر 10 سیریز کے شاٹس لگائے جانے تھے۔ ایک سیریز میں مجموعی طور پر 5 شاٹس تھے۔ تین سیریز کے بعد ایلیمنیشن کا دور شروع ہو گیا تھا، یعنی دھیرے دھیرے کر کے کھلاڑی باہر ہونے لگے۔ منو 8 سیریز کے بعد 28 اسکور کے ساتھ چوتھے مقام پر رہیں۔ یعنی 40 میں سے ان کے 28 شاٹس گرین ہوئے، باقی نشانے پر نہیں لگے۔ آٹھویں سیریز میں منو بھاکر اور ہنگری کی ویرونیکا میجر کے درمیان ٹکر تھا۔ اس سیریز میں منو کے 3 شاٹس نشانے پر نہیں لگے، جبکہ ویرونیکا کے 2 شاٹس نہیں لگے۔ اس طرح ویرونیکا نے بازی ماری اور تیسرے مقام پر رہتے ہوئے انھیں برانز میڈل ہاتھ لگ گیا۔ اس فائنل مقابلہ میں جنوبی کوریا کی جن یانگ نے طلائی تمغہ اور فرانس کی کیمیلی نے چاندی کا تمغہ جیتا۔ 10 سیریز کے بعد ان دونوں ہی کھلاڑیوں کا اسکور 37 - 37 تھا۔ نتیجہ کار دونوں کھلاڑیوں کے درمیان شوٹ آؤٹ ہوا۔ اس شوٹ آؤٹ میں جن یانگ نے 4 شاٹس نشانے پر لگائے، جبکہ کیمیلی کا صرف ایک شاٹ نشانے پر لگا۔ اس طرح یانگ بازی مارلے گئیں۔

لکشیا سین نے تاریخ رقم کی

اولمپکس کے سیمی فائنل میں داخل ہونے والے پہلے بیڈمنٹن مرد کھلاڑی

ویب ڈیسک// لکشیا سین پیرس اولمپکس کے مردوں کے سنگلز ایونٹ کے سیمی فائنل میں پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے چائنیز تائپے کے چو ٹین چن کو 19-21، 15-21، 2-21 1 سے شکست دے کر تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے۔ ان سے پہلے اولمپکس کی تاریخ میں کوئی بھی ہندوستانی کھلاڑی مردوں کے سنگلز کے سیمی فائنل میں نہیں پہنچا تھا۔ واضح رہے کہ اب لکشیا اولمپکس 2024 میں بیڈمنٹن میں میڈل کے لیے ہندوستان کی آخری امید ہیں اور وہ میڈل حاصل کرنے سے صرف ایک قدم دور ہیں۔ چائنیز تائپے کے چو ٹین چن اس وقت مردوں کے سنگلز زمرے میں عالمی نمبر 12 بیڈمنٹن کھلاڑی ہیں۔ لکشیا نے پہلا گیم 19 - 21 کے بہت ہی قریبی فرق سے ہارا، لیکن اس نے دوسرے گیم میں زبردست واپسی کی اور اسکور کو 21 - 15 سے برابر کر دیا۔ اس کے بعد سب کی نظریں تیسرے گیم پر تھیں جہاں کھیل کے پہلے ہاف تک دونوں تقریباً برابری کی سطح پر تھے۔

سری لنکا کی خواتین کرکٹ ٹیم اگست میں آئرلینڈ کا دورہ کرے گی

کولمبو// سری لنکا کرکٹ نے اعلان کیا ہے کہ ایشیا کپ میں فتح کے بعد سری لنکا کی خواتین ٹیم 11 سے 20 اگست تک دو ٹی ٹوئنٹی اور تین ون ڈے میچوں کے لیے آئرلینڈ روانہ ہوگی۔ ٹیم 6 اگست کو آئرلینڈ روانہ ہوگی۔ سری لنکا کا یہ آئرلینڈ کا پہلا دوطرفہ دورہ ہوگا جبکہ یہ آئرلینڈ کا رواں سال کا تیسرا دوطرفہ دورہ ہوگا اور ہوم گراؤنڈ پر ان کا پہلا دوطرفہ دورہ ہوگا۔ وہ زمبابوے اور تھائی لینڈ دونوں بالترتیب زمبابوے اور یو اے ای میں کھیل چکے ہیں۔ آئرلینڈ نے اس سال اب تک کوئی دوطرفہ میچ نہیں ہارا ہے، لیکن یہ بہت سخت امتحان ہوگا کیونکہ سری لنکا نے 2024 میں کھیلے گئے 23 وائٹ بال میچوں میں سے 18 جیتے ہیں۔ سری لنکا کا آئرلینڈ کے خلاف بھی بے مثال ریکارڈ ہے، جس نے ایک دوسرے کے خلاف تین ون ڈے اور تین ٹی ٹوئنٹی جیتے ہیں۔ تاہم، 2017 خواتین کے ون ڈے ورلڈ کپ کوالیفائر کے بعد یہ پہلا موقع ہوگا جب یہ دونوں ٹیمیں ایک دوسرے کا سامنا کریں گی، جہاں سری لنکا نے شاندار جیت درج کی۔ 2021 کے ون ڈے ورلڈ کپ کوالیفائر کے دوران بھی ان کا آمنا سامنا ہونا تھا، لیکن کووڈ- 19 وبائی امراض کی وجہ سے خطے پر عائد اہم سفری پابندیوں کے نتیجے میں پورا ٹورنامنٹ منسوخ ہونے کے بعد وہ کھیل منسوخ کر دیا گیا تھا۔ دورے کا آغاز 11 اگست کو ڈبلن میں دو میچوں کی ٹی ٹوئنٹی سیریز سے ہوگا۔ دوسرا ٹی ٹوئنٹی میچ 13 اگست کو ڈبلن میں کھیلا جائے گا۔

بنگلہ دیشی ٹیم دورہ پاکستان پر سیکیورٹی کنسلٹنٹ رکھنا چاہتی ہیں تو یہ ان کا حق ہے/ پی سی بی

پاکستان کرکٹ بورڈ نے بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کی جانب سے سیکیورٹی کنسلٹنٹ کی مانگ پر جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ ٹیموں کے ساتھ سیکیورٹی کنسلٹنٹ ہونا ایک عام سی بات ہے۔ پی سی بی کے مطابق ٹیم کے ساتھ سیکیورٹی کنسلٹنٹ کا ہونا عام بات ہے اور ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ اور باہمی سیریز میں بھی ٹیمیں سیکیورٹی مینیجر ساتھ رکھتی ہیں۔ بورڈ نے کہا کہ اگر بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ پاکستان کے دورے پر سیکیورٹی کنسلٹنٹ رکھنا چاہتی ہیں تو یہ ان کا حق ہے لیکن ابھی تک ان کی جانب سے ایسی کوئی درخواست نہیں کی گئی۔ پی سی بی نے پچھلے ماہ بنگلہ دیشی کرکٹ بورڈ کو سیکیورٹی منصوبہ بتایا تھا جس پر مہمان بورڈ نے رضامندی ظاہر کی تھی۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کے حکام نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی حکومت سے دورہ پاکستان کے دوران سیکیورٹی کنسلٹنٹ فراہم کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ وہ سیکیورٹی کے حوالے سے پاکستانی حکام سے رابطے میں رہے۔ بنگلہ کرکٹ بورڈ کے کرکٹ آپریشن کے چیئرمین جلال یونس نے کہا تھا کہ پاکستان کی جانب سے ایشیا کپ میں بہترین سیکیورٹی فراہم کی گئی تھی اور ان کی جانب سے ایک مرتبہ پھر اسی طرح کی سیکیورٹی کی فراہمی کی یقین دہانی پر ہم نے دورہ پاکستان کی حامی بھری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ دورہ پاکستان کے حوالے سے کسی کھلاڑی نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور دورہ شیڈول کے مطابق ہوگا۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش کی ٹیم دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے رواں ماہ پاکستان کا دورہ کرے گی جہاں یہ سیریز ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کا حصہ ہے۔

بنگلادیش اے کیخلاف میچز؛ انٹرنیشنل کھلاڑیوں کو میدان میں اتارنے کا فیصلہ

ویب ڈیسک// بنگلادیش اے کے خلاف آئندہ چار روزہ سیریز میں شاہینز کی نمائندگی کیلئے متعدد انٹرنیشنل کھلاڑیوں کو میدان میں اتارنے کی تجویز سامنے آگئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق شاہینز کے اسکواڈ میں اہم پاکستانی کرکٹرز کو کھلانے کا مقصد رواں ماہ بنگلادیش کیخلاف 2 میچز پر مشتمل ٹیسٹ سیریز کی تیاری کروانا ہے۔ حال ہی میں چیئرمین پی سی بی محسن نقوی کی موجودگی میں کرکٹنگ معاملات دیکھنے والے سابق کپتان وقار یونس نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ دوسری جانب ٹی 20 ورلڈکپ میں ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے بعد بابر اعظم، محمد رضوان سمیت بھی بڑے ناموں نے تربیتی کیمپ جوائن کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے تاہم سلیکٹرز محمد یوسف اور اسد شفیق کپتان شان مسعود اور ریڈ بال کوچ جیسن گلیسپی کی مشاورت سے جلد ٹیسٹ ٹیم کے تربیتی کیمپ کے ممکنہ کھلاڑیوں کا اعلان کریں گے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے کنسلٹنٹ کے طور پر خدمات انجام دینے والے وقار یونس نے لاہور میں اپنی پہلی میٹنگ کی، جہاں پاکستان شاہینز کے لیے سلیکشن پالیسی کا جائزہ لیا۔ اجلاس میں پاکستانی ٹیسٹ کھلاڑیوں کو شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا، اس بات کو یقینی بنائیں کہ کھلاڑی آئندہ چار روزہ میچ میں بھرپور پریکٹس کر سکیں۔

کاویہ مارن نے ریٹین کیے جاسکنے والے غیر ملکی کھلاڑیوں کی تعداد پر پابندی ہٹانے کا مطالبہ کیا

نئی دہلی// کاویہ کلانیتھی مارن نے ریٹین کیے جاسکنے والے غیر ملکی کھلاڑیوں کی تعداد پر پابندی کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ سن رائزرز حیدرآباد (ایس آر ایچ) فرنچائزی کی سی ای او نے میگا نیلامی سے قبل آئی پی ایل فرنچائزی کے لیے کم از کم چھ ریٹینشن یا رائٹ ٹو میچ (آر ٹی ایم) کے متبادل کی درخواست کی ہے۔ مزید برآں، انہوں نے تجویز دی ہے کہ جو غیر ملکی کھلاڑی میگا نیلامی میں نامزدگی نہیں کرتے ہیں یا خریدے جانے کے بعد نہیں آتے ہیں ان پر پابندی عائد کر دینا چاہیے۔ کرک بز کی رپورٹ کے مطابق بدھ کے روز آئی پی ایل ٹیم کے مالکان اور بی سی سی آئی حکام کے درمیان ہونے والی میٹنگ میں، ایس آر ایچ پروموٹر نے ہر فرنچائزی کے لیے کم از کم چھ ریٹینشن یا متبادل طور پر، اسی تعداد میں آر ٹی ایم اختیارات رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا: ہم اسے چار ریٹینشن اور دو آر ٹی ایم ایس، یا تمام چھ ریٹینشن یا تمام آر ٹی ایم ایس اور اسی طرح استعمال کرنے کا اختیار فرنچائزی کے پاس کھلاڑی کے ساتھ تبادلہ خیال کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔" مارن نے ان کھلاڑیوں پر پابندی عائد کرنے کا بھی مطالبہ کیا جو اپنے وعدوں سے مکر جاتے ہیں اور نامزد ہونے کے بعد نیلامی میں شرکت نہیں کرتے ہیں۔ ایس آر ایچ وینندو ہسرنگا سے بہت ناراض تھے، جنہوں نے چوٹ کی وجہ سے آئی پی ایل 2024 سے اپنا نام واپس لے لیا تھا۔

لکشیہ سین پرنے کو شکست دے کر کوارٹر فائنل میں پہنچے

پیرس// لکشیہ سین نے جمعرات کو لا چیپل ایرینا میں آل انڈیا راؤنڈ 16 کے مقابلے میں ایچ ایس پرنے کو 21-12، 21- 6 سے شکست دے کر پیرس 2024 اولمپکس بیڈمنٹن مینز سنگلز ایونٹ کے کوارٹر فائنل میں داخل ہوئے۔ پہلا گیم 21 منٹ میں جیتنے کے بعد سین نے یکطرفہ انداز میں دوسرا گیم جیت کر پرنے کو شکست دی۔ کوارٹر فائنل میں سین کا مقابلہ چینی تائپے کے 12 ویں سیڈ چو ٹین چن سے ہوگا، جو راؤنڈ آف 16 میں جاپان کے کوڈائی نارواکا کو شکست دے کر آخری آٹھ میں پہنچے تھے۔ اس سے پہلے دن میں، ساتوک سائراج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی کو مردوں کے ڈبلز مقابلے کے کوارٹر فائنل میں موجودہ عالمی نمبر 3 آرون چیا اور ملائیشیا کے سوہ ووئی ییک کے خلاف 21-13، 14-21، 16-21 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

ہندوستان نے 52 سال بعد اولمپکس میں آسٹریلیا کو شکست دی، کوارٹر فائنل میں داخل

پیرس// ہندوستانی ہاکی ٹیم نے پیرس اولمپکس میں بلجیم کے خلاف شکست کے بعد زبردست واپسی کی اور پول بی کے میچ میں آسٹریلیا کو 3- 2 سے شکست دے دی۔ یہ ہندوستان کا آخری پول میچ تھا۔ یہ جیت تاریخی ہے۔ کیونکہ ہندوستان نے 52 سال بعد اولمپکس میں آسٹریلیا کو شکست دی ہے۔ ہندوستان کے لیے اس میچ میں ہرمن پریت سنگھ نے دو اور ابھیشیک نے ایک گول کیا۔ ہندوستانی ہاکی ٹیم نے اس سے قبل 1972 میں اولمپکس میں آسٹریلیا کو شکست دی تھی۔ پیرس اولمپکس میں ہندوستان کے لیے یہ گروپ بہت مشکل تھا، کیونکہ بلجیم اور آسٹریلیا جیسی دو مضبوط ٹیموں کے ساتھ مقابلہ تھا۔ آسٹریلیا کے خلاف میچ کو ہندوستان کے لیے ایک بڑی رکاوٹ سمجھا جا رہا تھا۔ اس جیت سے یقینی طور پر ہندوستانی ہاکی ٹیم کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان نے اس سے قبل پول بی میں نیوزی لینڈ کو 3- 2 سے شکست دے کر اپنی مہم کا آغاز کیا تھا۔ اس کے بعد ارجنٹائن کے خلاف میچ 1- 1 سے ڈرا ہو گیا۔ اس کے بعد آئرلینڈ کو 2- 0 سے شکست دی۔ ہندوستان آسٹریلیا کے خلاف جیت کے بعد کوارٹر فائنل میں داخل ہو گیا ہے۔

منو کی چاندی ہوگئی، 40 برانڈز معاہدوں کیلئے تیار

نئی دہلی// پیرس اولمپکس میں 2 برونز میڈلز جیتنے والی شوٹر منو بھاکر کی چاندی ہی چاندی ہوگئی۔ منو بھاکر راتوں رات مختلف برانڈز کے لیے سوپر اسٹار بن گئی ہیں، اولمپک میڈلز جیتنے کے بعد معاہدوں کے لیے 40 برانڈز نے ان سے رابطے کر لیے ہیں اور منو بھاکر کے معاہدے کرنے کی فیس 20 لاکھ سے بڑھ کر کروڑوں میں پہنچ گئی ہے۔ 22 سالہ منو بھاکر نے 10 میٹر ایئر پسٹل اور مکسڈ ٹیم میں 2 میڈلز جیتے ہیں۔ ایک اسپورٹس ایجنسی کی جانب سے کہا گیا ہے کہ اسپانسرشپ معاہدوں کے لیے 40 برانڈز نے رابطے کیے ہیں، ہم طویل المدتی معاہدے کرنے کے خواہشمند ہیں اور دو تین معاہدے ہو چکے ہیں۔ اسپورٹس ایجنسی نے کہا ہے کہ معاہدہ اب 20، 25 لاکھ سے ایک سال کے لیے ڈیڑھ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔

پیرس اولمپکس سے باہر ہونے پر سندھو نے کہا- اگر وہ پہلا سیٹ جیت جاتیں تو نتیجہ کچھ اور ہوتا

پیرس// ہندوستان کی اسٹار شٹلر پی وی سندھو کا ماننا ہے کہ اگر وہ پہلا سیٹ جیت لیتیں تو پیرس اولمپکس میں خواتین کے سنگلز مقابلے کے پری کوارٹر فائنل کا نتیجہ کچھ اور ہو سکتا تھا۔ سندھو کو راؤنڈ آف 16 میں چھٹی سیڈ چینی شٹلر ہی بنگ جیاؤ کے خلاف شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ خواتین کے سنگلز مقابلے میں ان کی مہم کا اختتام سیدھے سیٹوں میں 19-21، 12-14 سے ہوا۔ پہلا سیٹ کافی قریبی مقابلہ تھا، حالانکہ جیاؤ نے سیٹ کے ابتدائی مرحلے میں اچھی برتری حاصل کی تھی، لیکن سندھو نے واپسی کرتے ہوئے اسکور کو 19- 19 سے برابر کر دیا۔ ابتدائی سیٹ کا فیصلہ کن لمحہ اس وقت آیا جب سندھو نے 20 ویں پوائنٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا۔ شٹل کاک لائن کے اوپر آ گیا، جس سے چینی شٹلر کو کھیل میں آگے بڑھنے کا موقع مل گیا۔ جیاؤ نے پہلا سیٹ اور آخر کار گیم اپنے نام کر لیا۔ میچ کے بعد سندھو نے محسوس کیا کہ اگر وہ پہلا سیٹ جیت لیتیں تو نتیجہ مختلف ہو سکتا تھا۔ سندھو نے میچ کے بعد کہا، "ہاں، مجھے لگتا ہے کہ یہ افسوسناک ہے کہ مجھے وہ نتائج نہیں ملے جو میں چاہتی تھی۔ اولمپکس میں ہر کوئی جیتنا چاہتا ہے، لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا، یا یہ میرے لیے صحیح نہیں رہا۔ پہلا کھیل تھوڑا مختلف ہو سکتا تھا، خاص طور پر، میرے خیال میں 19- 19 کے اسکور پر، یہ کسی کا بھی کھیل ہو سکتا تھا۔ میں نے اسے چیلنج کیا۔ اگر یہ میرے حق میں ہوتا تو اچھا ہوتا، لیکن یہ لائن پر تھا، اور یہ اس کے حق میں 19- 20 تھا۔ شاید اگر میں پہلا سیٹ جیت لیتی تو بات مختلف ہوتی۔

پیرس اولمپکس میں فرانسیسی ایتھلیٹس کے حجاب پر پابندی

ویب ڈیسک// اولمپک گیمز کے دوران فرانس کے کسی بھی کھلاڑی کو مذہبی علامات والی اشیا پہننے کی اجازت نہیں۔ حکومت نے یہ فیصلہ ملکی سیکولر اقدار کے تحفظ کے لیے کیا ہے۔ شہریوں کے لیے لباس منتخب کرنا امتیازی سلوک یا سیکولر اقدار کا تحفظ؟ پیرس اولمپکس 2024 کو پہلی جینڈر ایکولیٹی گیمز کہا جا رہا ہے۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ مرد اور خواتین ایتھلیٹس کی تعداد بالکل برابر ہے۔ 50 فیصد مرد اور 50 فیصد خواتین ان اولمپکس میں حصہ لے رہی ہیں۔ دنیا بھر سے ایتھلیٹس پیرس میں جمع ہیں۔ یہاں ہر رنگ، نسل اور صنف کی یکساں نمائندگی نظر آ رہی ہے، مگر ایک چیز جو اس سب سے متنازعہ ہے وہ ہے میزبان ملک کے ایتھلیٹس کے لیے جاری کردہ ڈریس کوڈ۔ فرانس نے اپنے ایتھلیٹس پر کسی بھی قسم کی مذہبی علامت کو ظاہر کرنے پر پابندی لگا رکھی ہے، جس کی وجہ سے بہت سی حجابی خواتین ایتھلیٹس ان کھیلوں میں حصہ نہیں لے سکیں۔ بین الاقوامی طور پر اس فیصلے کو مہینوں تک تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے مگر فرانسیسی حکومت نے اس فیصلے کو واپس لینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی وومن رائٹس ریسرچر نے اپنی مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک طرف صنفی برابری کی بات کرنا اور دوسری طرف مذہبی علامات کے نام پر اپنی ہی حجابی خواتین کو حصہ لینے سے روکنا کھلا تضاد ہے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ حجابی خواتین کو خواتین ہی نہیں گرواتے۔ کیا حجابی خواتین کسی گنتی میں نہیں ہیں؟ دو دہائیوں پہلے فرانس نے سرکاری سکولوں میں تمام مذہبی علامات پر پابندی عائد کی تھی اور تب سے مسلمان طالبات سکول میں حجاب نہیں پہن سکتیں اور اب کچھ عرصہ پہلے عبایا پہننے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ اس پابندی نے بھی اسلاموفوبیا کو بدتر کیا ہے۔ ایسی پابندی کسی بھی مذہب سے متعلق مزید غلط فہمیاں پیدا کرتی ہے اور خود اعتمادی کو بھی ٹھیس پہنچاتی ہیں۔ کھیل کے میدان میں سب کی برابر نمائندگی ایک بہت اچھی پیش رفت ہے، جو ہر ایک کو کھل کر اپنی صلاحیت منوانے کا موقع دیتی ہے۔ ایسا منافقانہ امتیازی سلوک بہت سی ابھرتی ہوئی ایتھلیٹس کے لیے منفی ثابت ہو رہا ہے۔ "فرانس کی اولمپکس میں حجاب پر پابندی نے میرا دل توڑ دیا ہے۔" یہ الفاظ 23 سالہ ڈیابا کوناٹے کے ہیں جو کہ فرانس کی باسکٹ بال کی قومی یوتھ ٹیم کا ابھرتا ہوا ستارہ بن کے سامنے آئیں اور متعدد میڈل جیت چکی ہیں۔ وہ چھ برس امریکہ میں ایک کامیاب کالج کیریئر کے بعد اسی ہی کارکردگی دوبارہ پیش کرنے کے عزم کے ساتھ واپس گھر لوٹیں تو انہیں حجاب پر پابندی کے فیصلے کا علم ہوا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اتنی ترقی اور جدت کے دور میں ہونے کے باوجود شاید ہم ابھی تک زبردستی کی تعریف نہیں سمجھ سکے ہیں۔ مغربی میڈیا جو سال ہا سال سے حجاب پہننے کو کوئی ظلم یا زبردستی قرار دیتا رہا ہے وہ آج تک یہ نہیں سمجھ پایا کہ کسی سے زبردستی حجاب اتروانا بھی ظلم و زبردستی ہی ہے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,